واقعی یہ کتاب بالخصوص مسلمان عورتوں
کے لئے معلومات کا خزینہ ہے

کنز النساء

تالیف
مولانا محمد غفران عطاری

باہتمام
حضرت علامہ سید حمزہ علی قادری مدظلہ العالی

عطاری پبلشرز
501
0320-4333547, 2446818

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم الامین وعلیٰ الہ واصحبہ اجمعین

وضو کا بیان

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ"۔

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوں جب نماز کو کھڑا ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

وضو کے فرائض

اس قرآنی آیت سے ثابت ہوا کہ وضو کے چار فرائض ہیں،

(1) چہرہ دھونا (2) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا (3) سر کا مسح کرنا (4) اور دونوں پاؤں گٹوں سمیت دھونا۔

(1) چہرہ دھونے کی تعریف :

چہرہ کی لمبائی میں پیشانی جہاں سے بال عموماً اگتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور عرض (چوڑائی) میں ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک ایک مرتبہ دھونا۔

(2) کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا :

دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت اس طرح دھونا کہ انگلیوں کے ناخن سے لے کر کہنیوں سمیت ایک بال بھی خشک نہ رہے۔

(3)چوتھائی سر کا مسح کرنا:

ہاتھ تر کر کے سر کے چوتھائی بالوں پر مسح کرنا۔

(4) ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا:

دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا اس طرح کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

سرکار ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

(1) مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ ۔"نماز پاکی کی کنجی ہے"۔

(2) لایقبل اللّٰہ صلوٰۃ اِلّا بِطُھُور ۔"اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا"۔

نماز کے لئے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز پڑھنے کو علماء کفر لکھتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے اور مزید فرمایا طہارت نصف ایمان ہے۔

طہارت کی دو قسمیں ہیں (۱) صغریٰ (۲) کبریٰ

صغریٰ وضو کو کہتے ہیں اور کبریٰ غسل کو کہتے ہیں۔

جن چیزوں سے صرف وضو لازم آتا ہے انکو حدثِ اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہوتا ہے انکو حدثِ اکبر کہتے ہیں۔

حکایت : حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص انتقال کر گیا جس کو لوگ متقی پرہیز گار سمجھتے تھے جب وہ اپنی قبر میں آیا تو فرشتوں نے اس سے کہا ہم تجھ کو اللہ کے عذاب کے سو (100) کوڑے ماریں گے اس نے کہا کیوں مارو گے؟ حالانکہ میں تو ورع اور تقویٰ اختیار کئے ہوئے تھا فرشتوں نے کہا چلو پچاس ماریں گے اس پر وہ شخص برابر بحث کرتا رہا یہاں تک کہ وہ فرشتے ایک کوڑے پر آ گئے

اورانھوں نے ایک کوڑا مارا عذاب الٰہی کا جس سے تمام قبر میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ شخص ہلاک ہوگیا تو پھر اسکے بعد وہ زندہ کیا گیا تو اس نے پوچھا کہ تم نے مجھے کوڑا کیوں مارا؟ فرشتوں نے جواب دیا "صَلَّیْتَ یَوْمًا وَّ اَنْتَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ" یعنی تو نے ایک دن نماز پڑھی اس حال میں کہ تو بے وضو تھا۔

فقہ حنفی کے مطابق وضو کا طریقہ

نیت کرنا سنت ہے اونچی جگہ کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے بیٹھنا مستحب ہے لہٰذا اس طرح نیت کریں کہ میں حکم الٰہی بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کے لئے وضو کررہی ہوں بسم اللہ کہہ لیں یہ بھی سنت ہے اب دونوں ہاتھ 3،3 بار پہنچوں تک دھوئیں دونوں ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کریں کم از کم تین تین بار دائیں بائیں نیچے کے دانتوں میں مسواک کریں اور ہر بار مسواک کو دھولیں اب سیدھے ہاتھ کے تین چلو پانی سے اس طرح تین کلیاں کریں کہ ہر بار منہ کے ہر پرزے پر پانی بہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کریں پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چلو (اب ہر بار آدھا چلو کافی ہے) سے تین بار ناک میں نرم گوشت تک پانی چڑھائیں اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائیں اب الٹے ہاتھ سے ناک صاف کریں۔ اور چھوٹی انگلی ناک کے سوراخ میں ڈالیں۔ تین بار سارا چہرہ دھوئیں پھر سیدھا ہاتھ انگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کریں کہنیوں سمیت تین بار دھوئیں اس طرح پھر الٹا ہاتھ دھوئیں دونوں ہاتھ آدھے بازوں سمیت دھونا مستحب ہے اب سر کا مسح اس طرح کریں کہ دونوں انگوٹھے اور کلمے کی انگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے ملالیں اور پیشانی کے بال کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گردن کی طرف لائیں اور اس طرح صرف ان بالوں پر مسح کریں جو سر کے اوپر ہیں گردن کی طرف نیچے تک لٹکے ہوئے بالوں کا مسح نہیں ہوتا ہے یاد رکھیں یہ عمل یعنی سر کا مسح کرتے وقت

کلمے کی انگلیاں اور انگوٹھے سر پر بالکل مَس نہ ہونے پائیں اب کلمہ کی انگلیوں سے دونوں کان کے اندرونی حصّوں کا مسح کریں اور دونوں انگوٹھوں سے دونوں کان کے بیرونی حصّوں کا مسح کریں اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں گلے کا مسح کرنا برا ہے اور ممنوع ہے اب اس کام سے فارغ ہونے کے بعد دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت اس طرح دھوئیں کہ پہلے سیدھا پاؤں ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھوئیں پھر اس طرح الٹا پاؤں دھوئیں دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں کہ یہ سنت ہے اب وضو مکمل کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ"۔

ترجمہ: اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکوں میں سے کردے۔

اس طرح کلمہ شہادت بھی پڑھنا ہے آسمان کی طرف منہ کر کے اور سورۃ قدر اور سورۃ اخلاص بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دھونے کی تعریف:

کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصّہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہہ جائے صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینے سے یا ایک قطرہ بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس طرح وضو یا غسل ادا ہوگا۔

ضروری نوٹ:

یاد رکھیں وضو کرتے وقت اگر کوئی انگوٹھی یا چھلہ وغیرہ ہاتھوں کی انگلی میں ہوں یا پاؤں کی انگلیوں میں چھلے وغیرہ یا پازیب ہوں اور ہاتھوں میں کنگن یا چوڑیاں ہوں اور نتھ وغیرہ پہنی ہوں اور یہ سب چیزیں اگر اتنی سخت ہیں کہ وضو کرتے وقت پانی نہ پہنچے گا ان کو اتار کر یا ڈھیلہ کر کے پانی پہنچانا ضروری اور اگر پانی نہ پہنچا تو وضو نہ ہوگا۔ اسی طرح بعض خواتین نیل پالش لگاتی ہیں اس کو چھڑا کر پانی بہانا ضروری ہے ورنہ وضو نہ

ہوگا۔ اگر کاجل سرمہ وغیرہ کا جرم ماتھے پر تلک افشاں وغیرہ اور ہونٹوں پر لپ اسٹک لگی ہو تو اس کا بھی دور کرنا ضروری ہے ورنہ پانی نہ پہنچنے کی صورت میں وضو نہ ہوگا۔

وضو کو توڑنے والی چیزیں :

مسئلہ : پیشاب، پاخانہ، ودی، مذی، منی، کیڑا یا پتھری، ان میں سے کوئی ایک چیز بھی عورت کے اگلے یا پچھلے مقام سے نکلیں۔ **مسئلہ** : عورت کے پیچھے سے معمولی سی ہوا بھی خارج ہوئی وضو ٹوٹ گیا۔ **مسئلہ** : عورت کے آگے سے ہوا خارج ہوئی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ **مسئلہ** : خون، پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اسکے بہنے میں ایسی جگہ پہنچا کہ وہ حصہ وضو یا غسل میں دھونا فرض ہوتا ہے تو وضو جاتا رہا۔ **مسئلہ**: البتہ عورت کے اگلے مقام سے جو خالص رطوبت جس میں خون کی ملاوٹ نہیں اس کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ وہ رطوبت اگر کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ **مسئلہ**: اگر خون چمکا یا ابھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون ابھر یا چمک جاتا ہے یا خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز مثلاً سیب وغیرہ کاٹا اس پر خون کا اثر ظاہر ہوا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا وضو نہ ٹوٹا۔ **مسئلہ** :اگر خون بہا مگر بہہ کر ایسی جگہ نہیں آیا جس کا غسل یا وضو میں دھونا فرض ہو مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا پیپ کان کے سوراخوں کے اندر ہی رہا باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو نہ ٹوٹا۔ **مسئلہ**: زخم بے شک بڑا ہے رطوبت چمک رہی ہے جب تک بہے گی نہیں وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: منہ بھر قے کا ہونا جب کہ وہ قے کھانا یا پانی یا صفرا (زرد رنگ کا کڑوا مادہ) کی ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر منہ بھر قے نہ ہو وضو نہیں ٹوٹتا، منہ بھر قے سے مراد یہ ہے کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتی ہو۔ **مسئلہ**: پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے کی

وجہ سے خون بہہ گیا اگر چہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتی تو خون نہیں بہتا جب بھی وضوٹوٹ جائے گا زخم سے خون یا پیپ نکلتی رہی اور یہ بار بار پونچھتی رہی یہاں تک بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتی تو خون یا پیپ نہیں بہتی اگر زخم سے بہہ جاتی تو وضوٹوٹ گیا اور اگر نہ بہتی تو اب وضونہیں ٹوٹے گا۔ **مسئلہ:** کان، ناف، پستان وغیرہ میں دانہ یا کوئی اور بیماری ہو ان سے پانی بہے تو وضوٹوٹ جائے گا۔ **مسئلہ:** منہ سے خون نکلا اگر خون تھوک پر غالب ہے تو وضوٹوٹ جائے گا خون کے تھوک پر غالب ہونے کی پہچان یہ ہے کہ تھوک کا رنگ سرخ ہو جائے۔ اور اگر تھوک کا رنگ زرد ہو تو اس صورت میں تھوک خون پر غالب مانا جائے گا اور وضونہیں ٹوٹے گا۔ **مسئلہ:** نماز پڑھ رہی تھی کہ ہنسی آگئی اگر ہنسی اتنی آواز کے ساتھ آئی کہ پاس والیاں سن لیں تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر اتنی آواز سے ہنسی آئی کہ صرف خود سنی تو صرف نماز ٹوٹے گی لہذا دوبارہ سے نیت باندھ کر نماز پڑھے اور اگر صرف چہرے پر مسکراہٹ آئی کہ دانت چمکے آواز پیدا نہ ہوئی تو اس صورت میں نہ وضوٹوٹا نہ ہی نماز یہ مسئلہ بالغہ عورت کے لئے جاگتے میں رکوع وسجود والی نماز کا ہے۔ (نماز جنازہ میں یا نابالغہ جو نماز میں ہنسی یا نماز میں سوگئی اور سوتے میں ہنسی ان صورتوں میں یہ مسئلہ نہیں ہے۔ رہا یہ مسئلہ کہ نماز میں سوجانے سے وضوٹوٹتا ہے یا نہیں اس کی تفصیل ان شاء اللہ آگے آئے گی)۔ **مسئلہ:** برہنہ ہونے سے یا آئینہ دیکھنے سے یا گالی دینے سے سرمہ یا تیل لگانے سے وضونہیں ٹوٹتا البتہ یہ ضروری ہے کہ گالی گلوچ اور دوسری زبان وغیرہ برائیوں سے اجتناب کرے کہ یہ گناہ کے کام ہیں اسی طرح دوسرے کے سامنے یعنی عورت ہی کے سامنے برہنہ ہونا گناہ ہے عورت صرف اپنے شوہر کے سامنے برہنہ ہوسکتی ہے اور شوہر اس کے سر تا قدم کو دیکھ سکتا ہے مگر یہ بھی خلاف ہے۔ **مسئلہ:** لیٹی ہوئی تھی آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی ان صورتوں میں وضوٹوٹ

جائے گا۔ **مسئلہ:** بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند کا جھونکا آیا اور گر پڑی اگر فوراً آنکھ کھل گئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا اگر ذرا دیر بعد آنکھ کھلی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ **مسئلہ** بیٹھی ہوئی اس طرح سو رہی تھی کہ دونوں سُرین اچھی طرح زمین سے جمی ہوئی تھیں اور اگر کسی چیز کی ٹیک بھی نہیں لگائی ہوئی تھی تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔ **مسئلہ:** اسی طرح اگر دونوں سُرین زمین یا کرسی وغیرہ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے ہیں یا دونوں سُرین پر بیٹھی ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہیں یعنی پنڈلیاں دونوں ہاتھوں کے گھیرے میں ہیں اسی طرح ہاتھ خواہ زمین پر ہوں یونہی دو زانوں سیدھی بیٹھی ہے یا چار زانوں پالتی مارے بیٹھی ہے یا کھڑے کھڑے سو گئی یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل میں سو گئی تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔ **مسئلہ:** اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو گئی تو بھی وضو نہیں ٹوٹے گا اور نہ نماز ٹوٹے گی البتہ پورا رکن سوتے ہی میں ادا کیا تو اسکا اعادہ ضروری ہے اور اگر جاگتے میں رکن شروع کیا پھر سو گئی تو اگر جاگتے میں بقدر کفایت رکن ادا کر چکی ہے تو وہی کافی ہے۔ **مسئلہ:** عورت اگر سجدہ میں سو گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا کیوں کہ عورت کا سجدہ مردوں کی طرح نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ: عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنا یا ستر کھلنے یا اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے محض بے اصل بات ہے۔

چند باتیں:

منہ سے خون نکلا اور تھوک پر غالب ہو گیا یعنی سرخ ہو گیا تو یہ خون ناپاک ہے اس کو نگل لینا منع ہے ایسی صورت میں گلاس یا کٹورے سے منہ لگایا تو وہ پانی اور برتن بھی ناپاک ہو جائے گا، لہٰذا ایسی صورت میں چلو سے پانی لے کر منہ پاک کرے بچہ اگر منہ بھر دودھ کی قے کر دے وہ بھی ناپاک ہوتی ہے بدن یا کپڑے کے جس حصے پر

لگے اسے دھو کر پاک کرلے۔ سوئی، چھری یا چاقو وغیرہ زخم لگ جائے اور خون نکل کر اپنی جگہ سے بہہ جائے تو وہ ناپاک ہے لہٰذا اپنے پہنے ہوئے کپڑے یا دوپٹہ سے اسے نہ پونچھے بلکہ اسے دھوئے اسی طرح سے زخم سے بہنے والی پیپ یا خون اور آنکھ، کان، ناک اور پستان سے کسی بیماری کی وجہ سے بہنے والا پانی بھی ناپاک ہوتا ہے۔

اھم مسائل:

(1) اعضاءِ وضو میں سے کسی حصے پر زخم وغیرہ کی وجہ سے پٹی بندھی ہوئی ہو تو وضو کرتے وقت اگر پٹی کھول کر زخم پر سے پانی بہانا نقصان نہ دیتا ہو تو پانی بہانا ضروری ہے اگر پانی بہانا نقصان دیتا ہو مگر مسح کرنا یعنی ہاتھ کو گیلا کر کے پھیرنا نقصان نہیں دیتا تو اس صورت میں مسح کرے اگر مسح کرنا بھی نقصان دیتا ہو یا پٹی کھولنے میں بہت دقت یا دشواری ہے تو پھر ساری پٹی پر مسح کرے اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے مثلاً کلائی کے ایک طرف زخم ہے لیکن پٹی گولائی میں بندھی ہوئی ہے تو کلائی کا دوسرا حصہ جہاں زخم نہیں ہے وہاں پر پٹی کے نیچے زخم نہ ہو لہٰذا اس صورت میں اگر پٹی کھول کر زخم کو چھوڑ کر باقی دوسری جگہ دھونے میں کسی قسم کا ضرر نہ ہو تو اسے ضرور دھوئے اگر اس صورت میں پٹی کا کھولنا دشوار ہو اگر چہ یونہی کھول کر پھر ویسی نہ باندھ سکے گی اور اس میں ضرر کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کرے اسی طرح اگر ہاتھ یا پاؤں وغیرہ پر کوئی پھوڑا یا پھنسی یا اور کوئی ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے ضرر ہوتا ہے تو اس جگہ پانی نہ بہائے بلکہ مسح کرے اگر مسح بھی نقصان کرے تو اس جگہ کو ایسے ہی چھوڑ دے باقی حصہ دھولے۔

(2) اگر کوئی ایسا زخم ہے جو ہر وقت بہتا رہتا ہے یعنی اس زخم سے خون یا پیپ بہتی رہتی ہے یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہیں اور اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ لے مثلاً صرف وضو کر کے فرائض ادا

کر کے فرض نماز کر کے فرض نماز یا واجب نماز جو بہت لمبی نہ ہو پڑھنے کھڑی ہوئی تھی کہ زخم بہہ گیا یا قطرہ آ گیا لہذا جب ایسی حالت ہو جائے کہ عذر کی وجہ سے طہارت کر کے نماز پڑھ سکے تو ایسی عورت کا شمار معذورہ میں ہوتا ہے یعنی ایسی عورت ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے پھر اس وضو سے جتنی چاہے نماز پڑھتی رہے جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا یہ وضو بھی باقی رہے گا البتہ اس عذر کے علاوہ جس سے یہ معذورہ ہوئی ہے کوئی اور عذر واقع ہو جو وضو کو توڑنے والا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا مثلاً قطرہ آنے کا عذر ہے مگر پاخانہ کر لیا یا جسم کے کسی حصے سے خون نکل کر اس جگہ بہہ گیا جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو اب وضو ٹوٹ جائے گا اس کے علاوہ عذر ثابت رہنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ عذر جس سے معذورہ ہے نماز کے وقت کم از کم ایک مرتبہ ضرور ہو اگر کسی نماز کا پورا وقت اس طرح گزر گیا کہ وہ عذر ایک مرتبہ بھی واقع نہ ہوا تو اب معذورہ نہ رہے گی مثلاً خون بہنے کا یا قطرہ نکلنے کا عذر ہے اور خون کے بہنے یا پیشاب کے قطروں کے نکلنے سے کپڑا ناپاک ہو گیا تو یہ دیکھے کہ اگر نماز کے ختم کرنے سے پہلے پھر کپڑا ناپاک ہو جائے گا اس صورت میں کپڑے کا دھونا واجب نہیں اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی پھر دوبارہ کپڑا ناپاک نہیں ہوگا بلکہ نماز طہارت کے ساتھ ادا ہو جائے گی تو اس صورت میں کپڑے کا دھونا ضروری ہوگا۔ فرض نماز کا وقت جانے سے بھی معذورہ کا وضو جاتا رہتا ہے۔

کن کن چیزوں کے لئے وضو کرنا فرض یا واجب یا مستحب ہے:

اگر وضو نہ ہو تو نماز، سجدۂ تلاوت اور قرآن عظیم چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے طواف بیت اللہ شریف کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔ غسل جنابت سے پہلے اور جنابت سے ناپاک ہونے والی کو کھانے پینے سے پہلے اور حضور ﷺ کے روضۂ انور

کی زیارت اور وقوف عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے وضو کرنا سنت ہے سونے کے لئے اور جماع سے پہلے اور جب غصہ آجائے اس وقت اور زبان سے قرآن عظیم پڑھنے کے لئے اور دینی کتابیں چھونے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔

وضو کی بارہ (12) سنتیں:

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیں تو جب تک وضو رہے گا فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے) (۳) دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا (۴) تین بار مسواک کرنا (۵) تین چلو سے تین بار کلی کرنا (۶) روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا (۷) تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۹) پورے سر کا ایک ہی بار مسح کرنا (۱۰) کانوں کا مسح کرنا (۱۱) ترتیب قائم رکھنا (یعنی پہلے ہاتھ دھونا پھر کلی پھر ناک میں پانی وغیرہ) (۱۲) پے در پے وضو کرنا یعنی ایک عضو سوکھنے نہ پائے دوسرا عضو دھولینا۔

وضو کے 15 مکروہات:

(۱) وضو کے لئے ناپاک جگہ بیٹھنا (۲) ناپاک جگہ وضو کا پانی گرانا (۳) اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرے ٹپکانا (منہ دھوتے وقت پانی سے بھرے ہوئے چلو میں عموماً چہرے سے پانی کے قطرے گرتے ہیں اس کا خیال رکھیں) (۴) قبلہ کی طرف تھوک یا بلغم ڈالنا یا کلی کرنا (۵) زیادہ پانی خرچ کرنا (حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں ناک میں پانی ڈالتے وقت آدھا چلو کافی ہے تو اب پورا چلو لینا اسراف ہے) (۶) اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو بہر حال ٹونٹی نہ اتنی زیادہ کھولیں کہ پانی حاجت سے زیادہ گرے نہ اتنی کم کھولیں کہ سنت بھی ادا نہ ہو بلکہ متوسط ہو (۷) منہ پر پانی مارنا (۸) منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا (۹) ایک ہاتھ سے منہ دھونا کہ رفاض اور ہندوؤں کا شعار ہے

(۱۰) گلے کا مسح کرنا (۱۱) الٹے ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا (۱۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۳) تین جدید پانی سے تین بار سر کا مسح کرنا (۱۴) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا (۱۵) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھارہ گیا تو وضو ہی نہ ہوگا وضو کی ہر سنت کا ترک مکروہ ہے اسی طرح ہر مکروہ کا ترک سنت ہے۔

بہت اہم مسئلہ !:

اگر بے وضو والے کا ہاتھ یا انگلی یا پورا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہے جان بوجھ کر یا بھول کر دہ دردہ سے کم پانی (مثلاً پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑ جائے تو پانی مُستَعمل ہو جائے گا اور اب وضو اور غسل کے لائق نہ رہا اسی طرح جس پر غسل فرض ہو اس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ ہاں اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا دھلے ہوئے بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔

ضروری نوٹ :

اکثر عورتوں اور مردوں کو دیکھا گیا ہے کہ چہرہ دھوتے وقت دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر چہرہ کے درمیان والے حصے یعنی آنکھ، ناک والے حصے پر پانی بہاتے ہیں اور چہرے کے داہنے اور بائیں حصے پر پانی نہیں بہاتے بلکہ وہی گیلا ہاتھ پھیر لیتے ہیں اس طرح ان لوگوں کا وضو نہیں ہوتا کیوں کہ اعضاء وضو کے ہر پرزے پر پانی بہانا شرط ہے نہ کہ گیلا ہاتھ پھیرنا، تو انہیں چاہیے کہ دونوں ہتھیلیوں میں پانی لے کر چہرے کے سیدھے جانب اور الٹے جانب پانی بہائیں اور ہاتھ دھونے میں بھی خوب احتیاط کریں۔

غسل کا بیان

اللہ عزوجل کا ارشاد مبارک ہے،

"وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا"

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہولو۔

سرکار ﷺ کا ارشاد مبارک:

(1) امام مسلم نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں، میں نے یہ عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لئے اسے کھول ڈالوں فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین بار پانی ڈالے پھر اپنے اوپر پانی بہالے پاک ہو جائے گی یعنی جبکہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گوندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھولنا فرض ہے۔

(2) ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ، ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد صاف کرو۔

(3) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی، تین بار یہی فرمایا (یعنی سر کے بال منڈوا ڈالے کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے۔)

فقہ حنفی کی روشنی میں سنت کے مطابق غُسل کا طریقہ:

غسل کرنے کی جگہ ایسی ہو کہ غسل کرنے والی پر کسی کی نظر نہ پڑے غسل خانہ میں برہنہ ہو کر نہانا یعنی غسل کرنا اگرچہ جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ تہبند وغیرہ باندھ کر

غسل کرے اگر استنجا وغیرہ کی حاجت ہو تو غسل کرنے سے پہلے ہی فارغ ہولے کیوں کہ غسل کرنے کی جگہ پیشاب کرنا وساوس کو بڑھاتا ہے اگر غسل کرنے کی جگہ ایسی ہے جہاں پانی کھڑا رہتا ہے یا زمین کچی ہے تو ایسی جگہ پیشاب کرنے سے جو بھی پانی گرے گا وہ بھی ناپاک ہو جائے گا اور نہاتے وقت وسوسے آتے رہیں گے کہ اس ٹھہرے ہوئے پانی سے بدن پر چھینٹے تو نہیں پڑ گئے اور اگر اس ناپاک پانی کا ایک قطرہ بھی بالٹی یا بھگونے میں گر گیا تو وہ سارا پانی ناپاک ہو جائے گا اور اس سے غسل نہ ہوگا لہٰذا ایسی جگہ پیشاب کرنے سے بالکل اجتناب کریں۔ اگر چہ پختہ فرش ہے اور پانی بھی وہاں سے فوراً نکل جاتا ہے تو وہاں پیشاب کر سکتی ہے مگر پھر بھی اس سے بچے تو بہتر ہے غسل کرنے سے پہلے اس کی نیت کر لے یعنی ''میں نیت کرتی ہوں ناپاکی دور کرنے اور نماز کے جائز ہونے کی'' (بغیر زبان ہلائے دل میں نیت کرنا ہے اگر برہنہ غسل کر رہی ہے) اگر نیت نہ کرے تو غسل تو ہو جائے گا مگر ثواب نہ پائے گی غسل کرتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ اگر برہنہ غسل کر رہی ہے تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ ہو اور اگر تہبند وغیرہ باندھے ہوئے ہے تو جس طرف بھی چاہے منہ کر لے یا پیٹھ۔ یونہی کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں طرح غسل کر سکتی ہے مگر بیٹھ کر کرنا بہتر ہے کہ اس میں زیادہ پردہ ہے غسل خانہ میں بلا سخت ضرورت کے کوئی دنیاوی کلام نہ کرے اور نہ ہی ذکر و درود یا کلمہ شریف پڑھے یہ سمجھنا کہ بغیر کلمہ شریف پڑھے غسل نہیں ہوتا یہ جہالت ہے۔

پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیں پھر استنجے کی جگہ دھوئیں خواہ نجاست ہو نہ ہو پھر جسم پر اگر کہیں نجاست ہو تو اس کو دور کر لیں پھر نماز کا سا وضو کریں مگر پاؤں نہ دھوئیں ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل کر رہی ہے تو پاؤں دھوئے پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیں۔ خصوصاً سردیوں میں (اس دوران صابن بھی لگا سکتی ہے)

پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائے پھر تین بار اُلٹے کندھے پر پانی بہائے پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر غسل کی جگہ سے الگ ہو جائے اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہائیں ایسی جگہ نہائے کسی کی نظر نہ پڑے یاد رہے کہ غسل کرتے وقت جسم کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہے۔ غسل کرنے کے بعد پاک کپڑے مثلاً تولیہ وغیرہ سے جسم کو پونچھ لے اور کپڑے پہن کر غسل خانہ سے باہر نکل آئے اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے۔

غسل میں تین فرض ہیں :

(1) کلی کرنا (2) ناک میں پانی چڑھانا (3) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا۔

(1) کلی کرنا :

منہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پچ کر کے ڈال دینے کا نام کلی نہیں ، بلکہ منہ کے ہر پرزے، گوشت ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے اسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں، دانتوں کی کھڑکیوں اور جڑوں اور زبان کی ہر کروٹ پر بلکہ حلق کے کنارے تک پانی بہے، روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے، دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے ریشے وغیرہ ہوں تو ان کو چھڑانا ضروری ہے ہاں اگر چھڑانے میں ضرر کا اندیشہ ہو تو معاف ہے اسی طرح پان کھانے والیوں کے دانتوں میں چونا کتھ وغیرہ جم جاتا ہے اگر چھڑانے میں ضرر ہو تو معاف ہے۔ غسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رہ گئے اسی طرح آٹا گوندھنے والیوں کے ہاتھوں کے ناخن میں آٹا وغیرہ لگا ہو اور طالبات کے ہاتھ وغیرہ میں سیاہی اور معلوم نہ ہو اور غسل کر کے نماز پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چھڑا کر پانی بہانا ضروری ہے پہلے جو نماز پڑھی وہ ہوگئی۔ جو ہلتا دانت مسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تار یا مسالے کے

نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو معاف ہے۔ جس طرح ایک کلی غسل کے لئے فرض ہے اسی طرح کی تین کلیاں وضو کے لئے سنت ہے۔

(2) ناک میں پانی چڑھانا :

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا، بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دُھلنا لازمی ہے اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر کھینچیں یہ خیال رکھیں کہ بال برابر بھی جگہ دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا ناک کے اندر اگر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

(3) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا :

یعنی سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے اور ہر ہر رونگھٹے پر پانی بہہ جانا ضروری ہے جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سوکھی رہ جائے گی اور غسل نہ ہوگا۔

عورت کے لئے غسل کی احتیاطیں :

(۱) غسل کرتے وقت تمام زیورات مثلاً چوڑیاں کنگن کانوں کی بالیاں، نتھ اور انگوٹھی اور چھلے وغیرہ اگر اتنے ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے ان کے نیچے سے پانی بہہ جائے گا تو ٹھیک ورنہ ہلا کر ان کے نیچے پانی بہانا ضروری ہے اور اگر اتارے بغیر پانی نہ پہنچے تو ان کا اتارنا ضروری ہے (۲) اگر چوٹی بندھی ہوئی ہے تو اس کی جڑ کو تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں ہاں اگر اتنی سخت گندھی ہوئی ہے کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے (۳) اگر کانوں میں پانی یا ناک میں نتھ کا چھید ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے (۴) بھنوؤں کے نیچے کی کھال کا دھونا ضروری ہے (۵) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا منہ دھوئیں (۶) کانوں کے پیچھے بال

ہٹا کر پانی بہائے (۷) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اُٹھائے بغیر نہ دُھلے گا (۸) ہاتھوں کو اچھی طرح اُٹھا کر بغلیں دھوئیں (۹) بازو کا ہر پہلو دھوئیں (۱۰) پیٹھ کا ہر ہر ذرہ دھوئیں (۱۱) پیٹ کی سلوٹیں اٹھا کر دھوئیں (۱۲) اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں (۱۳) جسم کا ہر رونگٹا جڑ سے نوک تک دھوئیں (۱۴) ران اور پیڑو (ناف کے نیچے کا حصہ) کا جوڑ دھوئیں (۱۵) جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا ضروری ہے (۱۶) دونوں سرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں (۱۷) رانوں کی گولائی دھوئیں (۱۸) پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں (۱۹) ڈھلکی ہوئی پستان کو اُٹھا کر پانی بہائیں (۲۰) پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر دھوئیں (۲۱) فرج خارج (یعنی عورت کی شرمگاہ کے باہر کا حصہ) کا ہر گوشہ اوپر نیچے خوب احتیاط سے دھوئیں (۲۲) فرج داخل (یعنی شرمگاہ کا اندرونی حصہ) میں انگلی ڈال کر دھونا فرض نہیں۔ مستحب ہے (۲۳) اگر حیض یا نفاس سے فارغ ہو کر غسل کرے تو کسی پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے (۲۴) پیشانی پر اگر چمکدار برادہ یعنی افشاں چنی ہوئی ہو تو اس کا ایک ایک ذرہ چھڑانا ضروری ہے (۲۵) اگر نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا بھی چھڑانا فرض ہے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

غسل فرض ہونے کے اسباب

مسئلہ: منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر فرج (عورت کی شرمگاہ) سے نکل جائے غسل کی فرضیت کا سبب ہے۔ **مسئلہ:** حیض و نفاس کے ختم ہونے پر بھی غسل فرض ہوتا ہے۔ **مسئلہ:** احتلام یعنی سوتے سے اُٹھی اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی یا مذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے اگر چہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ مذی ہے نہ منی بلکہ پسینہ یا پیشاب وغیرہ ہے

تو اور احتلام بھی یاد ہو اور لذت انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں۔ **مسئلہ :** اگر خواب میں احتلام ہونا یاد ہے تو غسل واجب ہے۔ **مسئلہ :** اگر احتلام یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں ہے غسل واجب نہیں ہوا۔ **مسئلہ :** عورت کو خواب ہوا جب تک منی فرج داخل سے نہ نکلے غسل واجب نہیں۔ **مسئلہ :** حشفہ یعنی مرد کے عضو تناسل کا سر عورت کے اگلے یا پچھلے مقام میں داخل کرنا مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب کرتا ہے چاہے شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت یونہی انزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں بالغ ہوں (اگر دونوں میں سے ایک بالغ ہے تو جو بالغ ہے اس پر غسل فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غسل فرض نہیں مگر غسل کا حکم دیا جائے گا) لیکن عورت کے پچھلے مقام کو استعمال کرنا سخت گناہ ہے اگر عورت بھی اس پر راضی ہے تو وہ بھی سخت گناہ گار ہوگی۔ **مسئلہ :** عورت نے اپنی فرج میں انگلی یا کوئی چیز ربڑ وغیرہ کی مثل ذکر (یعنی مرد کے عضو تناسل کی طرح) بنا کر داخل کی تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں، مگر ایسا کرنے والی گناہ گار ہوگی اور یہ صحت کے لئے بہت مضر اور خطرناک عمل ہے۔ **مسئلہ :** غسل جنابت کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ منی نکلی تو اس سے غسل واجب نہ ہوگا البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ **مسئلہ :** عورت پر چند غسل واجب ہیں اگر سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا تو سب ادا ہو جائیں گے۔

بھتے پانی میں غسل کا طریقہ :

اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہائی تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے تین بار دھونے، ترتیب اور وضو یہ سب سنتیں ادا ہو گئیں، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضاء کو تین بار حرکت دے، اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہائی اعضاء کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تثلیث یعنی بار دھونے کی سنت ادا ہو جائے گی برسات میں کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر

اس میں عضو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے غسل کی ان تمام صورتوں میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔

غسل کرنا کب سنت اور کب مستحب ہے:

جمعہ، عید، بقرہ عید، عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے اور وقوفِ عرفات اور وقوفِ مزدلفہ اور حاضری حرم اور حاضری سرکارِ اعظم ﷺ اور طواف اور دخول منیٰ اور جمروں پر کنکریاں مارنے کے لئے تینوں دن اور رات شب برات اور شب قدر اور عرفہ کی رات اور مجلس میلاد شریف اور دیگر مجالس خیر کی حاضری کے لئے اور مردے کو نہلانے کے بعد اور مجنون کو جنون جانے کے بعد اور غشی سے افاقہ کے بعد اور نشہ جاتے رہنے کے بعد اور گناہ سے توبہ کرنے اور نیا کپڑا پہننے کے لئے اور سفر سے آنے والے کے لئے استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد نماز کسوف وخسوف واستسقا اور خوف وتاریکی اور سخت آندھی کے لئے اور بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ ہے ان سب کے لئے غسل مستحب ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ: عورت جب ہوئی اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہوگیا تو چاہے اب نہالے یا بعد حیض ختم ہونے کے۔ **مسئلہ:** جب نے جمعہ یا عید کے دن غسل جنابت اور جمعہ اور عید وغیرہ کی بھی نیت کرلی سب ادا ہوگئے اگر اسی غسل سے جمعہ اور عید کی نماز ادا کرلے۔ **مسئلہ:** عورت کو نہانے یا وضو کے لئے پانی مول لینا پڑے تو اس کی قیمت شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ غسل و وضو واجب ہوں یا بدن سے میل دور کرنے کے لئے نہائے۔ **مسئلہ:** جس پر غسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے حدیث میں ہے جس گھر میں جب ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر اتنی دیر کرچکی ہے نماز کا آخر وقت آگیا تو اب نہانا فرض ہے اب

تاخیر کرے گی گناہ گار ہوگی۔ **مسئلہ** : رمضان میں رات کو جب ہوئی تو بہتر یہی ہے کہ قبل طلوع فجر نہالے کہ روزے کا ہر حصہ جنابت سے خالی ہو اور اگر نہیں نہائی تو بھی روزے میں کچھ نقصان نہیں مگر مناسب یہ ہے غرغرہ اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھانا یہ دو کام طلوع فجر سے پہلے کرے کہ پھر یہ روزے میں نہ ہو سکیں گے اور اگر نہانے میں اتنی تاخیر کردی کہ دن نکل آیا اور نماز قضاء کردی یہ اور دنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں اور زیادہ۔ **مسئلہ** : جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا طواف کرنا، قرآن مجید چھونا اگر چہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چھوئے یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی پہننا یا چھونا جیسے مقطعات کی انگوٹھی حرام ہے۔ **مسئلہ** : اگر قرآن کریم جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآن مجید کا تو جائز ہے کرتے کی آستین دوپٹہ کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اسکے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں۔ **مسئلہ** : اگر قرآن کی آیت دعا کی نیت سے یا تبرک کے لئے جیسے **بسم اللہ الرحمن الرحیم** یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد **الحمد للہ رب العلمین** یا پریشانی کی خبر پر **انا للہ وانا الیہ راجعون** کہا یا بہ نیت ثناء پوری سورۃ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورہ حشر کی پچھلی تین آیتیں **ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو** سے آخر تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں یونہی تینوں قل بغیر لفظ قل بہ نیت ثناء پڑھ سکتی ہے اور لفظ قل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتی اگر چہ بہ نیت ثناء ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے نیت کو کچھ دخل نہیں۔ **مسئلہ** : بے وضو کو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کو چھونا حرام ہے بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ : بے وضو حیض، نفاس والی کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھوا اگرچہ اس کو لپیٹے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حرج نہیں مگر آیت کی جگہ پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ یا انگلی وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ **مسئلہ :** ان سب کو یعنی بے وضو حیض و نفاس والی کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

پانی کا بیان

اللہ عزوجل کا ارشاد مبارک :

وانزلنا من السماء ماء طهورا ۔

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا۔

سرکار ﷺ کا ارشاد مبارک :

سنن ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ میں حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے۔

امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے۔

کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں :

مسئلہ: جس پانی سے وضو جائز ہے اس سے غسل بھی جائز ہے اور جس سے وضو ناجائز ہے اس سے غسل بھی ناجائز ہے۔ **مسئلہ :** مینہ، ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا کنوئیں اور برف اولے کے پانی سے وضو جائز ہے۔ **مسئلہ :** جس پانی میں کوئی چیز مل گئی کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اس کا کوئی اور نام ہو گیا ہو جیسے شربت یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کا کاٹنا نہ ہو جیسے شوربا چائے گلاب یا اور عرق سے وضو غسل جائز نہیں۔ **مسئلہ :** اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر

پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا ہو جیسے صابون یا بیری کے پتے تو وضو جائز ہے جب تک اس کی رقت زائل نہ کردے اور اگر ستو کی مثل گاڑھا ہو گیا تو وضو جائز نہیں۔

مسئلہ : اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے رنگ یا بو یا مزے میں فرق آگیا مگر اس کا پتلا پن نہ گیا جیسے ریتا، چونا یا تھوڑی زعفران تو وضو جائز ہے اور جو زعفران کا اتنا آجائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وضو جائز نہیں یونہی پڑیا کا رنگ بھی، اور اگر اتنا دودھ مل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب نہ ہوا تو وضو جائز ہے ورنہ نہیں، غالب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ پانی ہے جس میں کچھ دودھ مل گیا تو وضو جائز ہے اور جب اسے لسی کہیں تو وضو جائز نہیں۔

تیمم کا بیان

اللہ عزوجل کا ارشاد مبارک ھے :

وان کنتم مرضی اوعلی سفراوجآء احد منکم من الغائط اولمستم النسآء فلم تجدوماآء فتیمموا صعید ا طیبا فامسحوا بوجوھکم وایدیکم منه۔

ترجمہ کنزالایمان :اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔

حدیث مبارک :

صحیح بخاری میں بروایت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک کہ جب بیدایا ذات الجیش میں میری ہیکل ٹوٹ گئی رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش کے لئے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور ﷺ کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا

نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا، لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا حضور ﷺ کو اور سب کو ٹھہرالیا اور نہ یہاں پانی ہے اور نہ لوگوں کے ہمراہ ہے، فرماتی ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور حضور ﷺ اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر آرام فرمارہے تھے، فرمایا تو نے رسول اللہ ﷺ کو روک لیا اور دوسرے لوگوں کو حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے انھوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچنا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر حضور ﷺ کا میرے زانو پر آرام فرمانا جب صبح ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا حضور ﷺ اٹھے اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا وہ ہیکل اس کے نیچے ملی۔

سرکار ﷺ کا ارشاد مبارک:

صحیح مسلم شریف میں بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ مروی حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں اور ہمارے لئے تمام زمین مسجد کردی گئی اور جب ہم پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لئے پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔

تیمم میں تین فرض ھیں:

(1) نیت کرنا (2) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا (3) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔

تیمم کی سنتیں :

(۱) بسم اللہ کہنا (۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (۳) زمین پر ہاتھ مار کر الٹ دینا (۴) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا (۵) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا مگر یہ احتیاط رہے کہ تالی کی آواز پیدا نہ ہو (۶) پہلے منہ پھر ہاتھوں کا مسح کرنا (۷) دونوں کا مسح پے در پے ہونا (۸) پہلے سیدھے پھر الٹے ہاتھ کا مسح کرنا۔

تیمم کا طریقہ :

تیمم کی نیت سے (نیت دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے مثلاً یوں کہیں بے وضوئی یا بے غسل یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لئے تیمم کرتی ہوں) بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مثلاً پتھر، چونا، اینٹ، دیوار، مٹی وغیرہ) سے ہو مار کر الٹ لیں اور اگر زیادہ ریت یا گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اس سے سارے منہ کا اس طرح مسح کریں کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تو تیمم نہ ہوگا پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت مسح کریں اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ الٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی پشت پر رکھیں اور انگلیوں کے سروں سے کہنیوں تک لے جائیں اور پھر وہاں سے الٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مس کرتے ہوئے گٹے تک لائیں اور انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مسح کریں اسی طرح سیدھے ہاتھ سے الٹے ہاتھ کا مسح کریں اور اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کر لیا تیمم ہو گیا چاہے کہنیوں سے انگلیوں کی طرف لائے یا انگلیوں سے کہنیوں کی طرف لے گئے مگر سنت کے خلاف ہوا تیمم میں سر اور

پاؤں کا مسح نہیں ہے۔

کس چیز سے تیمم جائز ہے اور کس چیز سے نہیں :

مسئلہ : تیمم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔ **مسئلہ** : جس مٹی سے تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے۔ یعنی وہ مٹی کبھی نجس نہ ہوئی ہو۔ **مسئلہ** : جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس سے تیمم نہیں کر سکتے اگر چہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ **مسئلہ** : یہ وہم ہو کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔ **مسئلہ** : جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے ریتا، چونا، سرمہ، ہڑتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق زمرد وغیرہ جواہر سے تیمم جائز ہے اگر چہ ان پر غبار نہ ہو۔ **مسئلہ** : جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھا نمک اس سے جائز ہے۔ **مسئلہ** : جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہے جیسے لکڑی گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی ہے یا نرم ہو جاتی ہے جیسے چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے نکال کر پگھلائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزاء باقی ہوں تو ان سے تیمم جائز ہے اور اگر پگھلا کر صاف کر لی گئی اور ان پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اس کا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اس غبار سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔ **مسئلہ** : مشک وعنبر کافور، لوبان سے تیمم جائز نہیں۔ **مسئلہ** : زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمم جائز ہے یونہی اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔ **مسئلہ** : زرد، سرخ، سبز، سیاہ رنگ کی مٹی سے تیمم جائز ہے مگر جب رنگ چھوٹ کر ہاتھ منہ کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شدیدہ اس سے تیمم کرنا جائز نہیں اور کر لیا

تو ہو گیا۔ **مسئلہ** : بھیگی مٹی سے تیمم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔ **مسئلہ** : مسافرہ کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ سب جگہ کیچڑ ہی کیچڑ ہے اور پانی نہیں پاتی کہ وضو یا غسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اسے چاہیے کہ کپڑا کیچڑ میں سان سان کر سکھالے اور اس سے تیمم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری میں کیچڑ ہی سے تیمم کر لے جبکہ مٹی غالب ہو۔ **مسئلہ** : گدے اور دری وغیرہ میں غبار ہے تو اس سے تیمم کر سکتی ہے اگر چہ وہاں مٹی موجود ہو جبکہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔ **مسئلہ** : جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا دوسری بھی کر سکتی ہے۔

تیمم کرنے کی وجوہات :

مسئلہ : جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو و غسل کی جگہ تیمم کرے پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں، ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل کرنے سے بیماری کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتی ہے تو بیماری بڑھ جاتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق ڈاکٹر نے جو ظاہری طور پر گناہ گار نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا۔ **مسئلہ** : محض خیال ہی خیال میں بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہو یا کافرہ ڈاکٹرنی یا معمولی ڈاکٹرنی کے کہنے کا اعتبار نہیں اسی طرح کافر ڈاکٹر یا معمولی ڈاکٹر کا بھی اعتبار نہیں۔ **مسئلہ** : اور اگر پانی بیماری کو نقصان نہیں کرتا مگر وضو یا غسل کے لئے حرکت نقصان دہ ہو یا خود وضو نہیں کر سکتی اور کوئی ایسا نہیں کہ وضو کرا دے تو تیمم کرے۔ **مسئلہ** : بے وضو کے اکثر اعضائے وضو میں یا جب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چیچک نکلی ہو تو تیمم کرے ورنہ جو حصہ عضو یا بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئیے اور زخم کی جگہ اور بوقت نقصان اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح اگر نقصان کرے تو اس عضو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔ **مسئلہ** : بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان

کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری ہے ہاں ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے یونہی ٹھنڈے وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت تیمم کرے پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ نماز کے لئے وضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ **مسئلہ**: اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔ **مسئلہ**: جہاں چاروں طرف ایک ایک میل پانی کا پتہ نہ ہو وہاں بھی تیمم کر سکتے ہیں۔ **مسئلہ**: اگر اتنا آب زم زم شریف پاس موجود ہے جو وضو کے لئے کافی ہے تو تیمم جائز نہیں۔ **مسئلہ**: اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جائے گی یا بیمار ہو جائیگی تو ی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمم جائز ہے۔ **مسئلہ**: وہ عورت جس کو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے تیمم جائز ہے۔ **مسئلہ**: پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے، شوربے کی ضرورت کے لئے نہیں۔ **مسئلہ**: عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔ **مسئلہ**: اگر کوئی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلا نیت کے بجالائے۔ **مسئلہ**: وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گی تو نماز قضاء ہو جائے گی تو تیمم کرے، نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے نماز کا لوٹانا ضروری ہے۔ **مسئلہ**: وضو اور غسل دونوں کے تیمم کا ایک ہی طریقہ ہے۔ **مسئلہ**: جس پر غسل فرض ہے اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وضو اور غسل دونوں کے لئے دو تیمم کرے بلکہ تیمم کرتے وقت دونوں کی نیت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔

تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ھے :

مسئلہ : جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہتا ہے اور ان کے علاوہ پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ **مسئلہ :** مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اب تندرست ہوگئی کہ غسل سے نقصان نہ پہنچے گا تیمم جاتا رہا۔ **مسئلہ :** کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا گیا کہ جس سے صرف وضو کرسکتی ہے یا بیمار تھی اب تندرست ہوگئی کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل سے نقصان ہوگا تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہا غسل کے حق میں باقی ہے۔

تیمم کی احتیاطیں:

تیمم کے لئے بھی وہی احتیاطیں ہیں جو غسل کے باب میں ذکر ہوئیں۔ ادھر بھی کچھ ذکر کی جاتی ہیں، کوئی عورت اگر ناک کی نتھ، چوڑیاں وغیرہ پہنی ہوئی ہے تو اس کو اُتار کر اسکے نیچے بھی ہاتھ پھیرنا ضروری ہے منہ اور ہاتھ کے ذرے، ذرے پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے مثال کے طور پر آنکھوں کے حلقوں پر بھنوؤں، پلکوں، نتھنوں، ہونٹوں، انگلیوں کے درمیان میں جو جگہ ہے، انگلیوں کے سرے وغیرہ پر ان سب جگہ ہاتھ پھیرنا ضروری ہے یاد رکھئے وضو سے زیادہ احتیاطیں تیمم میں ہے۔

حیض کا بیان

اللہ عزوجل کا ارشاد مبارک :

یسئلونک عن المحیض قل ھواذی فاعتزلو النساء فی المحیض ولا تقربوا ھن حتی یطھرن فاذا تطھرن فاتوھن من حیث امر کم اللہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین -

ترجمہ کنزالایمان اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپا کی ہے تو عورتوں

سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے صحابہ کرام نے نبی ﷺ سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جماع کے سوا ہر شے کرو۔ اس کی خبر یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی ﷺ) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر رضی اللہ عنہما نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالفت ہو جائے) رسول اللہ ﷺ کا روئے مبارک متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا وہ دونوں چلے گئے اور ان کے آگے دودھ کا ہدیہ حضور ﷺ کے پاس آیا حضور ﷺ نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص حیض والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے کفران کیا اس چیز کا جو محمد ﷺ پر اتاری گئی۔

حیض کی حکمت:

عورت بالغہ کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلاتے کے زمانے میں اس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیرخوارگی میں خون نہیں آتا

اور جس زمانے میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون اگر بدن سے نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

مسئلہ : بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں اور بیماری ہو تو اسے استحاضہ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں۔ **مسئلہ :** حیض کے چھ رنگ ہیں، سیاہ، سرخ ،سبز، زرد، گدلہ، مٹیلا، سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ **مسئلہ :** حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے۔ ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔ **مسئلہ :** دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا تو دس تک حیض ہے بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے سے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہو استحاضہ ہے اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو یہ سب حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب حیض کے ہیں باقی استحاضہ۔ **مسئلہ :** یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے۔ **مسئلہ :** کم سے کم نو (9) برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن (55) سال ہے اور اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔ **مسئلہ :** نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے استحاضہ ہے یونہی پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے، ہاں پچھلی صورت اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔

مسئلہ : حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے یونہی بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی آدھے سے زیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ استحاضہ۔ **مسئلہ :** دو حیضوں کے درمیان کم

سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یونہی نفاس وحیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔**مسئلہ** :حیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرج سے باہر آگیا ہو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے فرج سے باہر نہیں آیا اور نہ ہی رکا رہا تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی، نمازیں پڑھے گی روزہ رکھے گی۔

نفاس کا بیان

درس :

بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کے اگلے مقام سے جو خون نکلتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک ہی لمحہ خون آیا تو وہ نفاس ہے اور نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن اور رات ہیں، عورت کے شکم میں جب سے حمل قرار پاتا ہے اس دن سے لے کر بچے کی پیدائش تک بالخصوص عورت کو دقت و پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے سب سے کٹھن مرحلہ بچے کی پیدائش کے وقت ہوتا ہے اس وقت عورت موت و زندگی کی کش مکش میں ہوتی ہے اگر بچہ جنتے وقت کسی عورت کا انتقال ہو جائے تو اسے شہادت کی موت نصیب ہوتی ہے لہٰذا ان توہم پرستوں کی تردید ہوگئی جو ایسے موقع پر مرنے والی عورت کی موت کو بدشگونی اور منحوسیت کی علامت سمجھتے ہیں لیکن تعلیمات اسلامیہ سے واقف حضرات جانتے ہیں کہ ایسی موت منحوسیت نہیں بلکہ شہادت اور حضور اکرم ﷺ سے ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔

نفاس کے مسائل :

مسئلہ : نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں نصف سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن

رات ہے اور نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا۔ **مسئلہ :** کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ ہوا یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ۔ جیسے عادت تیس دن کی تھی اور اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ استحاضہ کے۔ **مسئلہ :** بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگرچہ آدھا باہر آ گیا ہو۔ **مسئلہ :** حمل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نفاس ہے ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حیض ہے اور جو تین دن سے ہی بند ہو گیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو استحاضہ ہے۔ **مسئلہ :** پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا تو اس کے آدھے سے زیادہ نکالنے کے بعد نفاس ہے۔ **مسئلہ :** جس عورت کے دو بچے جوڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے تو پہلا ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد سے نفاس سمجھا جائے گا پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا ہو اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نفاس ہے پھر استحاضہ اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہو تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا استحاضہ ہے نفاس نہیں مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔ **مسئلہ :** چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔ **مسئلہ :** اس کے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

ضروری وضاحت :

نفاس کے مذکورہ مسئلہ سے یہ پتہ چل گیا کہ نفاس کی کم سے کم کوئی مدت نہیں کہ آدھا سے زیادہ بچہ باہر آنے پر جو خون آیا اگرچہ ایک ہی لمحہ کے لئے آیا تو وہ نفاس ہے

اور اسکی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے مگر اکثر عورتوں میں یہ مشہور ہے جب تک چلہ یعنی چالیس دن یا سوا مہینہ نہ ہو جائے عورت پاک نہیں ہوتی یہ محض غلط ہے خون بند ہونے کے بعد ناحق ناپاک رہ کر نماز، روزے چھوڑ کر سخت گناہ میں گرفتار ہوتی ہیں، مردوں پر فرض ہے کہ عورتوں کو اس سے باز رکھیں خون ایک منٹ ہی آ کر بند ہو جائے یا چالیس دن مکمل ہونے سے پہلے بند ہو جائے تو اس صورت میں غسل کر کے نماز، روزہ کو بجا لائے اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کر لیں۔

حیض و نفاس کے متعلق احکام :

مسئلہ : حیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا اگر چہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہے۔ **مسئلہ** : کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی ہے اس کا بھی چھونا حرام ہے (حرام اس وقت ہے جب عین آیت کے اوپر یا آیت کے پیچھے جو جگہ ہے اس پر ہاتھ لگایا جائے)۔ **مسئلہ** : جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ **مسئلہ** : اس حالت میں کرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے اوڑھے ہوئے ہو قرآن مجید کا چھونا حرام ہے، غرض اس حالت میں قرآن مجید و کتب دینیہ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب احکام ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جس پر نہانا فرض ہے جس کا بیان غسل کے باب میں گزرا۔ **مسئلہ** : معلّمہ کو حیض یا نفاس ہوا تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ **مسئلہ** : دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ ہے۔ **مسئلہ** : قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے اور ویسے بھی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے

میں بھی حرج نہیں۔ **مسئلہ**: ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ مسئلہ: ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔ **مسئلہ**: اگر چور یا درندے سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے مگر اسے چاہیے کہ تیمم کر لے۔ **مسئلہ**: ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے۔ **مسئلہ**: خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو ان کے لئے حرام ہے۔ **مسئلہ**: اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے۔ **مسئلہ**: ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں اور روزوں کی قضاء اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ **مسئلہ**: نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی کہ حیض آیا یا بچہ پیدا ہوا تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی اگر اتنا تنگ وقت ہو گیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔ **مسئلہ**: نماز پڑھنے میں حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہے البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضاء واجب ہے۔ **مسئلہ**: جس عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہیں ہوئے یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو بند ہونے کے بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔ **مسئلہ**: عادت کے دنوں سے خون متجاوز ہو گیا تو حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن تک انتظار کرے اگر اس مدت کے اندر بند ہو گیا تو اب سے نہا دھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے۔ **مسئلہ**: حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخر وقت مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔ **مسئلہ**: حیض پورے دس دن پر نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہو گئی نہا کر اس کی قضا پڑھے اور اگر اس سے

کم بند ہوا اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہو گئی قضا کرے ورنہ نہیں۔ **مسئلہ**: روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب ہے۔ **مسئلہ**: حیض و نفاس کی حالت میں سجدہ شکر و سجدہ تلاوت حرام ہے اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ **مسئلہ**: سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اٹھی تو اثر حیض کا دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا عشاء کی نماز نہیں پڑھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا فرض ہے۔ **مسئلہ**: ہم بستر یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے۔ **مسئلہ**: ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کر لیا تو سخت گناہ ہے اس پر توبہ فرض ہے۔ **مسئلہ**: اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہو گی تو حرج نہیں۔ **مسئلہ**: ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں یونہی بوس و کنار بھی جائز ہے۔ **مسئلہ**: اپنے ساتھ کھلانا یا ایک جگہ سونا جائز ہے بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔ **مسئلہ**: اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔ **مسئلہ**: اگر ہمراہ سونے سے غلبہ شہوت ہو اور اپنے اوپر قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اگر غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ ہے۔ **مسئلہ**: حیض پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی جماع جائز ہے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔ **مسئلہ**: عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا اگرچہ غسل کر لے جماع ناجائز ہے جب تک عادت کے دن پورے نہ ہو لیں جیسے کسی کی عادت چھ دن تھی لیکن اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے نہا کر

نماز شروع کردے مگر جماع کے لئے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔

تنبیہ }

اکثر عورتوں کو دیکھا گیا کہ رمضان المبارک میں پورے مہینے کے روزے اور پابندی کے ساتھ نمازیں پڑھتی ہیں اور یہ یقینی بات ہے جس کو حیض آتا ہے اس کو رمضان المبارک میں بھی حیض آتا ہوگا تو ان عورتوں کو چاہیے کہ اگر رمضان المبارک میں حیض آئے تو روزہ اور نماز نہ پڑھیں بلکہ روزے کی قضاء فرض ہے اور نماز کی قضاء نہیں جیسا مذکورہ مسائل سے معلوم ہوا ان مسائل کو خوب غور سے پڑھیں۔

استحاضہ کا بیان

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک :

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی جیش رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں، نہ یہ تو رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ظہور مبارک میں ایک عورت کو اگلے مقام سے خون بہتا رہتا تھا، اس کے لئے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم ﷺ سے فتویٰ پوچھا ارشاد فرمایا کہ اس بیماری سے پہلے مہینے میں جتنے دن و راتیں حیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کر کے مہینے میں ان ہی کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں تو غسل کر لے اور شرم گاہ پر کپڑا باندھ کر نماز پڑھے۔

استحاضہ کے احکام:

مسئلہ : حیض و نفاس کے علاوہ جو خون از روئے بیماری عورت کے اگلے مقام سے

نکلتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں اور ایسی عورت کو مستحاضہ کہتے ہیں۔ **مسئلہ :** مستحاضہ کے لئے نہ نماز معاف ہے اور نہ روزہ اور نہ ہی ایسی عورت کے ساتھ اس کے شوہر کا جماع کرنا حرام ہے۔ **مسئلہ :** اسی طرح مستحاضہ کا کعبہ شریف میں داخل ہونا طواف کعبہ وضو کر کے قرآن شریف کو ہاتھ لگانا اور اس کی تلاوت کرنا یہ تمام امور بھی جائز ہیں۔ **مسئلہ :** مستحاضہ کا حکم معذوروں کی طرح ہوتا ہے جس کا بیان وضو کے باب میں گزر چکا ہے وہاں نظر ثانی کریں۔ **مسئلہ :** مستحاضہ کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔

نجاستوں کا بیان

حدیث مبارک :

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے فرمایا تم میں کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے پھر پانی سے دھوئے تب اس میں نماز پڑھے۔

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو مل ڈالتی پھر حضور نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے فرمایا کہ دونوں قبر والے عذاب دیئے جا رہے ہیں اور کسی بڑی چیز میں عذاب نہیں دیئے جا رہے بلکہ ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ ﷺ نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے آدھوں آدھ چیرا اور ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑھ دیا اور فرمایا جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

نجاست کی اقسام :

نجاست کی دو قسمیں ہیں،

(1) نجاست غلیظہ (2) نجاست خفیفہ۔

(۱) نجاست غلیظہ اور اس کا حکم :

نجاست غلیظہ اسے کہتے ہیں جس کا حکم سخت ہے۔

(i) اس کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے اس کا پاک کرنا فرض ہے بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی اور قصداً یعنی جان بوجھ کر پڑھ لی تو گناہ گار بھی ہوگی۔

(ii) اور اگر ایک درہم کے برابر لگی ہوئی ہے تو اس کا دور کرنا واجب ہے اور اگر بغیر پاک کئے پڑھ لی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی یعنی اس کا اعادہ ضروری ہے اور اگر جان بوجھ کر پڑھی تو گناہ گار بھی ہوگی۔

(iii) اور اگر ایک درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ واجب نہیں بلکہ بہتر ہے۔

نجاست غلیظہ کسے کہتے ہیں :

پیشاب، پاخانہ، بہتا خون، بہتی پیپ منہ بھر قے، دکھتی آنکھوں کا پانی، دودھ پیتے لڑکے یا لڑکی (یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ ان کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے) کا پیشاب و پاخانہ، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون، بچے کی منہ بھر قے، مرد یا عورت کی مذی، منی، ودی، حرام جانوروں مثلاً کتا، بلی وغیرہ کا پیشاب پاخانہ حلال جانوروں کا پاخانہ، جیسے گائے، بھینس وغیرہ کا گوبر اور اونٹ، بکری وغیرہ کی مینگنی اسی طرح مرغ، بطخ کی بیٹ یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔

درہم سے کیا مراد ہے:

نجاست غلیظہ کا درہم یا اس سے کم یا زیادہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہو مثلاً پاخانہ، گوبر وغیرہ تو درہم سے مراد ساڑھے چار ماشے سے کم یا زیادہ ہونا ہے اگر نجاست غلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو درہم سے مراد لمبائی چوڑائی ہے یعنی ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستگی سے اتنا پانی ڈالیں کے اب اس سے زیادہ پانی نہیں ڈالا جا سکتا اگر ڈالا تو پانی ہتھیلی سے بہہ جائے گا چنانچہ اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اتنی مقدار میں لمبائی، چوڑائی کا ہونا یہ درہم کے برابر ہے۔

نجاست خفیفہ اور اس کا حکم:

نجاست خفیفہ اسے کہتے ہیں جس کا حکم ہلکا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کے چوتھائی حصہ سے کم ہے تو معاف ہے اسی طرح اگر ہاتھ کے چوتھائی حصہ سے کم ہے اور آستین کے چوتھائی حصے سے کم نجاست لگی ہے تو وہ بھی معاف ہے، کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی حصہ میں نجاست لگی ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی، چوتھائی حصہ سے مراد یہ ہے کہ جس کپڑے کے حصہ یا بدن کے عضو پر نجاست لگی ہو تو اس کو برابر چار حصوں میں تقسیم کیا جائے اب جو چوتھا حصہ ہوگا وہی چوتھائی حصہ کہلائے گا۔

نجاست خفیفہ کسے کہتے ہیں:

حلال جانوروں مثلاً گائے، بھینس، بھیڑ، بکری وغیرہ کا پیشاب اور حرام پرندوں مثلاً کوے، چیل وغیرہ کی بیٹ یہ تمام نجاست خفیفہ ہیں۔

نجاستوں کے متعلق احکام:

مسئلہ: نجاست خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے یہ اسی وقت ہیں کہ

بدن یا کپڑے پر لگے تو کل ناپاک نہیں ہوتے اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا تمام خفیفہ تمام ناپاک ہو جائے گی اگر چہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز حد کثرت پر یعنی دہ در دہ نہ ہو۔ **مسئلہ** : ناف یا پیشانی سے درد کے ساتھ پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے۔ **مسئلہ** : چھپکلی یا گرگٹ کا خون نجاست غلیظہ ہے۔ **مسئلہ** : ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت اور شیر کتے چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لعاب نجاست غلیظہ ہے۔ **مسئلہ** : چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ **مسئلہ** : جو پرندے حلال اونچے اڑتے ہیں جیسے کبوتر، مینا، مرغابی ان کی بیٹ پاک ہے۔ **مسئلہ** : مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔ **مسئلہ** : پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ **مسئلہ** : جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔ **مسئلہ** : جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے۔ **مسئلہ** : اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی۔ **مسئلہ** : کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر ان سب کو جمع کرنے پر درہم کے برابر ہے، درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور اگر زیادہ ہے تو زیادہ کا حکم دیا جائے گا۔ نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔ **مسئلہ** : حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر پینا جائز نہیں۔ **مسئلہ** : ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا پاک کپڑے میں ناپاک کپڑا لپیٹا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بو اس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو ورنہ نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا ہاں اگر بھیگ جائے تو ناپاک ہو جائے گا

اور یہی صورت اس میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہو اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے تو وہ پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی نجس ہو جائے گا اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک نہ تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہو گیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چھوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ ناپاک ہو گی ورنہ نہیں۔ **مسئلہ :** پاخانہ پر سے مکھیاں اڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔ **مسئلہ :** راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی ہو گئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔ **مسئلہ :** سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوا مگر دھو لینا بہتر ہے۔ **مسئلہ :** کتے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جس کا لعاب ناپاک ہے آٹے میں منہ ڈالا تو اگر آٹا گندھا ہوا تھا تو جہاں اس کا منہ پڑا اس کو علیحدہ کر دے باقی پاک ہے اور سوکھا تھا تو جتنا تر ہو گیا وہ پھینک دے۔ **مسئلہ :** عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا ضروری نہیں ہاں دھو لینا بہتر ہے۔

مسئلہ : جو گوشت سڑ گیا بدبو لے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں۔

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ :

مسئلہ : جو چیزیں بذاتِ نجس نہیں بلکہ نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں پانی اور ہر رقیق بہنے والی چیز سے (جس سے نجاست دور ہو جائے) دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں، مثلاً سرکہ، اور گلاب ان سے نجاست دور کر سکتے ہیں۔ بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ فضول خرچی ہے۔ **مسئلہ :** مستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں پاک ہو جائے گا۔ **مسئلہ :** نجاست اگر دلدار ہو (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور

ہو جائے ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔ **مسئلہ:** اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا صابون وغیرہ سے دھونے کی حاجت نہیں۔ **مسئلہ:** اگر نجاست رقیق (پتلی) ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک ہو گا اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت نے اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہو گا۔ **مسئلہ:** آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہا پاک ہو جاتی ہیں۔ **مسئلہ:** منی کپڑے میں لگ کر خشک ہو گئی تو فقط مل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ بعد ملنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے اس مسئلہ میں عورت و مرد اور انسان و حیوان و تندرست و مریض جریان سب کی منی کا ایک حکم ہے۔ **مسئلہ:** بدن میں اگر منی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا۔ **مسئلہ:** جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہو گئی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہو گی۔ **مسئلہ:** جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، قالین، دری، برتن، جوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے یونہی دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سکھانا ضروری نہیں یونہی جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یونہیں پاک کریں۔ **مسئلہ:** ناپاک برتن

کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔ **مسئلہ :** جانماز میں ہاتھ پاؤں پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے باقی جگہ اگر نجاست ہو نماز میں حرج نہیں ہاں نماز میں نجاست کے قرب سے بچنا چاہیے۔

ضروری وضاحت :

کپڑے کو پاک کرنے کے اور کئی طریقے میں اگر پورا کپڑا پاک کرنا چاہتی ہے تو اس کپڑے کو پانی سے بھری بالٹی وغیرہ میں ڈال کر نل کھول دیا جائے اور جب پانی دو ہاتھ بہہ جائے تو کپڑا بھی پاک اور پانی بھی پاک ہو جائے گا بشرطیکہ کپڑا پورا پانی کے اندر ڈوبا ہوا ہو اور اگر کپڑے کے کسی حصے پر نجاست لگی ہو تو اس کو کھلے نل کے نیچے پکڑ کر اس پر خوب پانی بہائیں یہاں تک کہ یہ گمان ہونے لگے کہ اب پانی نجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تو کپڑا پاک ہو جائے گا۔

استنجے کا بیان

اللہ عزوجل کا ارشاد مبارک ،

فیه رجال یحبون ان یتطهروا والله یحب المطهرین ۔

ترجمہ کنزالایمان : اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک :

ابوایوب وجابر وانس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے گروہ انصار اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی تو بتاؤ طہارت کیا ہے؟ عرض کی نماز کے لئے ہم وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں فرمایا تو وہ یہی ہے اس کو لازم رکھو۔

استنجے کے متعلق مسائل:

مسئلہ: جب پاخانہ، پیشاب کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھے،

﴿اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث﴾

ترجمہ: ''اے اللہ میں تیری پناہ مانگتی ہوں گندی اور شیاطین سے''۔

پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے ،اور نکل کر یہ پڑھے،

﴿غفرانک الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی﴾

ترجمہ: تیری معافی ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو لے گیا مجھ سے تکلیف کو اور مجھے عافیت دی۔

مسئلہ: پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں قبلہ کی طرف منہ ہو نہ پیٹھ اور یہ حکم عام ہے چاہے مکان کے اندر ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھ گئی تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے اس میں امید ہے کہ اس کے لئے مغفرت فرما دی جائے۔ **مسئلہ:** بچے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والی گناہ گار ہوگی۔ **مسئلہ:** پاخانہ پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ یوں ہی ہوا کے رُخ پیشاب کرنا ممنوع ہے۔ **مسئلہ:** کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگی ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے نیز ننگے سر پاخانہ، پیشاب کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دعا یا اللہ عزوجل ورسول ﷺ یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے یوں ہی کلام کرنا مکروہ ہے

مسئلہ: جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ حاجت سے زیادہ بدن کھلے پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بنسبت مرد کے زیادہ پھیل کر بیٹھے اور کسی دینی مسئلے میں غور نہ کرے کہ یہ باعثِ محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب

زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے الحمد للہ نہ کہے دل میں کہہ لے اور بغیر ضرورت اپنی شرم گاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس نجاست کو دیکھے جو اس کے بدن سے نکلی ہے۔ اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر کا اندیشہ ہے اور پیشاب میں نہ تھوکے نہ ناک صاف کرے نہ بلا ضرورت کھنکارے نہ بار بار اِدھر اُدھر دیکھے نہ بیکار بدن چھوئے نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے اور جب فارغ ہو جائے تو عورت ہتھیلی سے دھوئے۔ **مسئلہ** : ہڈی اور کھانے اور گوبر اور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارہ سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو اگر چہ ایک آدھ پیسہ ہی ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ : کاغذ سے استنجا کرنا منع ہے اگر چہ اس پر کچھ لکھا نہ ہو یا ابوجہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو۔ **مسئلہ** : ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے اور اگر طہارت پانی سے صرف حاصل کر لی جائے تو بھی جائز، ڈھیلوں کی کوئی تعداد معین سنت نہیں جتنے سے بھی صفائی ہو گئی سنت ادا ہو گئی اگر چہ ایک سے صفائی ہو جائے۔ **مسئلہ** : داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو گیا تو اسے داہنے ہاتھ سے جائز ہے۔ **مسئلہ** : طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے مگر پھر دھو لینا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے۔ **مسئلہ** : عورت اگر لنجی ہو تو اس کے شوہر کے سوا کوئی استنجا نہیں کرا سکتا اگر شوہر نہ ہو تو معاف ہے۔ **مسئلہ** : روزے کے دنوں میں زیادہ پھیل کر نہ بیٹھے نہ مبالغہ کرے۔

اذان کا بیان

اللہ عزوجل کا ارشادِ مبارک،

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین۔

ترجمہ: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک،

مدینے کے تاجدار ﷺ نے ایک بار فرمایا اے عورتوں! جب تم بلال کو اذان واقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ تمہارے لئے ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹا دے گا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مؤذن (اذان دینے والا) اذان دے تو (اذان سننے والا مسلمان مرد یا عورت) جو مؤذن کی مثل کہے اور جب مؤذن "**حی علی الصلوٰۃ**" اور "**حی علی الفلاح**" کہے تو (سننے والا مسلمان مرد یا عورت) "**لاحول ولا قوۃ الا باللہ**" کہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اذان کا جواب دینے کا طریقہ ! :

اذان کا جواب دینے کا طریقہ دوسری حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے ہم اسے پھر بیان کر دیتے ہیں یعنی جس طرح مؤذن اذان کے کلمات کہے اسی طرح سننے والی بھی ان ہی کلمات کو دہرائے البتہ جب مؤذن "**حی علی الصلوٰۃ**" اور "**حی علی الفلاح**" کہے تو سننے والی ان کلمات کو دہرانے کے بجائے صرف

"لاحول ولا قوة الا باللّٰہ" کہے اور فجر کی اذان میں جب مؤذن "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہے تو سننے والی ان کلمات کو دہرانے کے بجائے صرف "صدقت و بررت وبالحق نطقت" کہے اذان میں جب اللہ تعالیٰ کا نام مبارک آئے تو سننے والی "جلّ شانہٗ" پڑھے اور جب حضور ﷺ کا نام پاک آئے تو سننے والی درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور یہ پڑھے یعنی "قرة عینی بك یارسول اللّٰہ ، اللھم متعنی بالسمع والبصر" البتہ انگوٹھوں کو بوسہ دیتے وقت چُچ چُچ کی آواز نہ نکلے اذان سننے والی جب اذان کا جواب دے چکے تو پھر یہ دُعا پڑھے۔

﴿اللھم رب ھذہ الدعوت التامة والصلوٰة القآئمة آت سیدنا محمد ن الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمود ن الذی وعدته﴾

لکھی گئی دعا کچھ الفاظ کی زیادتی کے ساتھ بھی کتابوں میں لکھی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس دعا کو الفاظ کی زیادتی کے ساتھ پڑھنا بھی صحیح ہے۔

اذان کے متعلق مسائل :

مسئلہ : اگر چند اذانیں سنے تو پہلی اذان ہی کا جواب دینا ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب اذانوں کا جواب دے۔ **مسئلہ** : اذان کے وقت جواب نہ دیا تھا تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو اب جواب دے۔ **مسئلہ** : حیض و نفاس والی کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ **مسئلہ** : جو عورت غسل یا قضائے حاجت کر رہی ہو وہ اذان کا جواب نہ دے البتہ جب عورت یعنی جس پر غسل واجب ہے وہ اذان کا جواب دے۔ **مسئلہ** : جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام کرنا یا بات چیت کرنا یا سلام کا جواب دینا تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ اگر قرآن مجید کی تلاوت کر رہی ہو اور اذان کی آواز آئے تو تلاوت بند کر دے اور اذان غور سے سنے اور جواب دے۔

نماز کا بیان

اللہ عزوجل کا ارشاد مبارک

(i) ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنھم ینفقون ۔

ترجمہ کنز الایمان : اس میں ھدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بغیر دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔

(ii) اقیمو االصلوٰۃ واتو الزکوٰۃ وارکعو امع الراکعین ۔

ترجمہ کنز الایمان : اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

(iii) حافظو اعلی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وقومو اللہ قانتین ۔

ترجمہ کنز الایمان : نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک :

(1) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے فرمایا وقت کے اندر نماز پڑھنا، میں نے عرض کی پھر کیا فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا، میں نے عرض کی پھر کیا فرمایا راہِ خدا میں جہاد کرنا۔

(2) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھی اور رکوع وخشوع کو پورا کیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ میں عہد کر لیا کہ اسے بخش دے اور جس نے نہ کیا اس کے لئے عہد نہیں چاہے بخش دے چاہے عذاب کرے۔

(3) حضرت سیدنا ابو قتادہ سے روایت ہے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ نماز کا چور کون ہے؟ فرمایا وہ جو نماز کے رکوع اور سجدے پورے نہ کرے۔

احکام فقهیه :

مسئلہ : ہر عاقلہ، بالغہ پر نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر اور جو قصداً چھوڑ دے اگرچہ ایک ہی وقت کی، وہ فاسق ہے۔ **مسئلہ :** بچہ یا بچی جب سات برس کی عمر ہو تو اسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر پڑھوانا چاہئے۔ **مسئلہ :** نابالغہ عشاء کی نماز پڑھ کر سوئی تھی اس کو احتلام ہوا اور بیدار نہ ہوئی یہاں تک کہ فجر طلوع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشاء کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر سے پیشتر آنکھ کھلی تو اس پر عشاء کی نماز بالاجماع فرض ہے۔

نماز کی شرائط "6" ہیں:

(۱) طہارت (۲) ستر عورت (۳) استقبال قبلہ
(۴) وقت (۵) نیت (۶) تکبیر تحریمہ۔

نوٹ }

ان شرائط میں سے اگر ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو نماز نہ ہوگی۔

(1) طہارت :

یعنی نماز پڑھنے والی، حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر اور نجاستِ حقیقیہ قدر مانع (روکنے والی) پاک اور اس کے کپڑے اور وہ جگہ جس جگہ نماز پڑھے وہ بھی نجاست وغیرہ سے پاک ہو۔

(2) ستر عورت :

یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے اس کو چھپانا، اللہ عزوجل فرماتا ہے،

"خذوا زینتکم عند کل مسجد ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا"۔

مسئلہ : سترِ عورت ہر حال میں واجب ہے خواہ نماز میں ہو یا نماز میں نہ ہو۔ عورت کے لئے سترِ عورت نماز کے لئے یہ ہے کہ (۱) چہرہ (۲) دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں (۳) دونوں پاؤں کے تلوؤں (بعض علماء نے پشتِ ہاتھ اور پشتِ تلوؤں کو سترِ عورت میں داخل نہیں کیا: بہار شریعت) نماز اگرچہ محرم یا غیر محرم کے سامنے پڑھے تو نماز کے لئے یہی سترِ عورت ہے۔ **مسئلہ :** عورت خلوت (تنہائی) میں جب کہ نماز میں نہ ہو تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک اور محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ چھپانا بھی واجب ہے۔ **مسئلہ :** اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو ستر کے لئے کافی نہیں اس کپڑے میں نماز پڑھی، نماز نہ ہوگی۔ **مسئلہ :** عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے کھولنا منع ہے، یونہی اس کی طرف نظر کرنا غیر محرم کے لئے جائز نہیں اور چھونا تو اور زیادہ منع ہے۔

(3) استقبالِ قبلہ :

یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف سینہ اور چہرہ کرنا۔

مسئلہ : نماز اللہ ہی کے لئے پڑھی جائے اور اسی کے لئے سجدہ ہو نہ کہ کعبہ کو اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کو سجدہ کیا، حرام و گناہ کبیرہ کیا اگر عبادت کی نیت کی جب تو کھلا کفر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔ **مسئلہ :** کعبہ کے اندر نماز پڑھی تو جس رُخ چاہے پڑھے کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی مگر اس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔ **مسئلہ :** نماز پڑھنے والی نے قبلہ سے بلا عذر سینہ قبلہ کی طرف سے پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گئی تو نماز فاسد ہو گئی (بشرطیکہ سینہ 45 درجے سے زیادہ پھر گیا ہو اگر 45 درجے کے اندر ہی پھرا تو نماز فاسد نہ ہوگی) اور بغیر کسی ارادے کے پھر گیا اور تین سبحان اللہ کہنے کی مقدار تک نہ پھری تو نماز ہو گئی۔ **مسئلہ :** اگر صرف چہرہ

قبلہ سے پھرا تو اس پر واجب کہ فوراً قبلہ کی طرف چہرہ کرلے اور نماز نہ جائے گی مگر بلا عذر مکروہ ہے۔

(4) وقت:

یعنی جو نماز پڑھنی ہے اس کا وقت ہونا ضروری ہے مثلاً آج کی نماز عصر ادا کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ عصر کا وقت شروع ہو جائے اگر وقت عصر شروع ہونے سے پہلے پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی، بعض عورتوں میں یہ مشہور ہے کہ مسجد میں اگر جماعت ختم ہو جائے اور جماعت کو ختم ہوئے کچھ دیر ہو جائے تو سمجھتی ہیں کہ نماز قضاء ہوگئی، بلکہ یاد رکھئے ہر نماز کا وقت دوسری نماز کی اذان سے کچھ دیر پہلے تک ہوتا ہے۔ بلکہ اسکا نہایت ہی آسان طریقہ یہ ہے کہ نماز کے اوقات کا نقشہ دینی کتاب کی دکان پر ملتا ہے تو کسی سے منگوا کر گھروں میں رکھیں اور یہ نقشہ کسی مستند سُنّی توقیت داں علماء کرام کے مرتب کردہ ہوں کسی بدمذہب جماعت کے عالم کا نہ ہو۔ **مسئلہ:** عورت کو نماز فجر اوّل وقت میں ادا کرنا مستحب ہے، اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو چکے پھر پڑھیں۔

(5) نیت:

نیت دل کے پکے ارادے کا نام ہے۔ **مسئلہ:** زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں البتہ دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔ **مسئلہ:** عربی میں کہنا بھی ضروری نہیں اردو وغیرہ میں بھی کہہ سکتی ہے۔ **مسئلہ:** نیت میں زبان سے کہنے کا اعتبار نہیں اگر دل میں مثلاً ظہر کی نیت ہو اور زبان سے عصر نکلا ظہر کی نماز ہوگئی۔ **مسئلہ:** فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتی ہوں۔ **مسئلہ:** اصح (یعنی درست ترین) یہ ہے کہ نفل، سنت اور تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں

تراویح یا سنت وقت کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا سرکار مدینہ ﷺ کی متابعت کی نیت کرے اس لئے بعض مشائخ ان میں مطلق نماز کی نیت کو ناکافی قرار دیتے ہیں۔ **مسئلہ** :نماز نفل میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے اگر چہ نفل نیت میں نہ ہو۔ **مسئلہ** : یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ شریف کی طرف ہے شرط نہیں۔ **مسئلہ** : سجدہ شکر اور سجدہ سہو اگر چہ نفل ہیں مگر ان میں نیت ضروری ہے۔

(6) تکبیر تحریمہ :

یعنی نماز کو اللہ اکبر کہہ کر شروع کرنا، بعض لوگوں میں مشہور ہے کہ پہلی رکعت میں ہاتھ اٹھانے کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے اور تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے ضرور کہہ کہ اپنے کانوں سے خود سن لے اور اگر صرف زبان ہلائی اور آواز نہ نکلی تو نماز شروع نہ ہوگی۔ یاد رکھئے ہر ذکر و اذکار، وظائف، تلاوت قرآن، تسبیحات، درود شریف، نماز کے اندر تلاوت یہ سب اتنی آواز سے کریں کہ اپنے کانوں سے خود سن لیں۔ بعض لوگ نماز وغیرہ میں پڑھتے وقت ہونٹ ہلاتے ہیں اور پڑھنے کی آواز بالکل نہیں نکلتی ان لوگوں کے ایسا کرنے سے ان کی نماز نہیں ہوتی۔

نماز کے فرائض "7" ہیں :

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجود (۶) قعدہ اخیرہ (۷) خروج بصنعہ۔

نوٹ }

ان فرائض میں سے اگر ایک پر بھی عمل نہ ہوا تو نماز نہ ہوگی چاہے بھول کر ہو یا جان بوجھ کر۔

(1) تکبیر تحریمہ :

یہ شرائط نماز سے ہے مگر چوں کہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے،

اس وجہ سے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا۔

مسئلہ : جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان میں تکبیر تحریمہ کے لئے قیام فرض ہے تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑی ہوگئی نماز شروع نہ ہوئی۔ **مسئلہ :** نماز کے شرائط یعنی طہارت واستقبال قبلہ وستر عورت ووقت تکبیر تحریمہ کے لئے شرائط یعنی تکبیر ختم ہونے سے پہلے انکا پایا جانا ضروری ہے اگر اللہ اکبر کہہ چکی اور کوئی شرط مفقود ہے نماز نہ ہوگی۔ **مسئلہ :** جو عورت تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگی ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو اس پر تلفظ واجب نہیں دل میں ارادہ کافی ہے۔ **مسئلہ :** لفظ ''اللہ'' کو ''آللہ'' یا ''اکبر'' کو ''آکبر'' یا ''اکبار'' کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معنی فاسدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافرہ ہے۔

(2) قیام :

کمی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے سیدھی کھڑی ہو۔

مسئلہ : قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قرأت ہے یعنی بقدر قرأت فرض قیام فرض اور بقدر واجب واجب اور بقدر سنت سنت۔ **مسئلہ :** جو عورت سجدہ کرسکتی ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مستحب ہے اور کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔ **مسئلہ :** اگر عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر پڑھ سکتی ہے فرض ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے۔ **مسئلہ :** اگر کچھ دیر بھی کھڑی ہوسکتی ہے اگرچہ اتنا ہی ہو کہ ''اللہ اکبر'' کہہ لے تو فرض ہے کھڑی ہو کر کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔

تنبیہ ضروری :

بعض لوگ معمولی سی تکلیف (یا زخم) کی وجہ سے (یا بعض معذورہ جیسا کہیوں

کے ذریعہ دندناتی پھرنے کے باوجود) نمازیں بیٹھ کر پڑھتی ہیں وہ اس [illegible] پر غور فرمائیں جتنی نمازیں قدرت قیام کے باوجود بیٹھ کر ادا کی ہوں ان [illegible] فرض ہے اسی طرح ویسے ہی کھڑے نہ رہ سکتی تھی مگر عصا یا دیوار کے سہارے کھڑے ہونا ممکن تھا مگر بیٹھ کر پڑھتی رہی تو ان کی بھی نمازیں نہ ہوئیں ان کا لوٹانا فرض ہے۔

(3) قِراْت :

قرأت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز (نمایاں) ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضروری ہے کہ خود سنے اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل یا ثقل سماعت (یعنی اونچا سننے کا مرض) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ : یونہی جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہے کہ خود سن سکے مثلاً طلاق، آزاد کرنے، جانور ذبح کرنے وغیرہ میں۔

مسئلہ : فرض کی کسی رکعت میں قرأت نہ کی یا فقط ایک میں کی نماز فاسد ہو گئی۔

مسئلہ : چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زیادہ کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا۔ **مسئلہ :** سورتوں کے شروع میں "**بسم اللہ الرحمن الرحیم**" ایک پوری آیت ہے مگر صرف اسکے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔

(4) رکوع :

ہر رکعت میں ایک رکوع فرض ہے عورت رکوع کرنے کے لئے صرف اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ اور سر کو ہموار اور ایک سیدھ میں کرنے کی ضرورت نہیں اور ہاتھوں کو محض گھٹنوں پر رکھ دے زور نہ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور اپنے دونوں بازوں کو اپنے پہلوؤں میں ملا کر رکھے اور نگاہ پاؤں پر رکھے جبکہ بیٹھ کر رکوع کرنے میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر اپنے سر کو اتنا جھکا دے کہ سر گھٹنوں

کی سیدھ میں آجائے بہت زیادہ جھکنا کہ زمین کے قریب ہو جائے یہ درست نہیں۔

(5) سجود :

ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں عورت کے لئے سمٹ کر سجدہ کرنا ہے یعنی وہ اپنے بازوؤں کو اپنی کروٹوں سے ملادے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے اور اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ کان ہاتھ کے انگوٹھوں کی سیدھ میں ہوں اور اپنے دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دے یعنی ان کی انگلیاں کھڑی نہ رکھے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رُخ رکھے اور نگاہ ناک کی طرف رہے۔

سرکار ﷺ کا ارشاد مبارک :

عورت جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ رانوں سے چپکالے اس طرح کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردہ ہو جائے۔ (بیہقی وابن عدی بحوالہ: حضور ﷺ کی نماز)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا عورت کی نماز کے بارے میں تو انھوں نے کہا عورت اکٹھی اور سمٹ کر نماز پڑھے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت بالکل سمٹ کر سجدہ کرے۔ (حضور ﷺ کی نماز)

نوٹ }

یہ حدیث اور اقوال لکھنے کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی کہ بعض عورتوں کو دیکھا گیا کہ وہ مرد کی سجدہ کرنے کی حالت میں سجدہ کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ سعودی عرب میں اسی طرح عورتیں نماز پڑھتی ہیں تو ان سے کہا جائے کہ حضور ﷺ نے یہ کہاں فرمایا ہے کہ جو عرب میں ہو وہی تم بھی کرنا؟ ان عورتوں کو چاہئے کہ اس حدیث اور اقوال کے مطابق سجدہ ادا کریں اور اپنی نماز کو درست کریں۔

(6) قعدہ اخیرہ :

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات یعنی "رسولہ" تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔

مسئلہ: چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھی پھر گمان کر کے تین ہی ہوئیں کھڑی ہوگئی پھر یاد کر کے چار ہو چکیں بیٹھ کر پھر سلام پھیر دیا اگر دونوں بار کا بیٹھنا مجموعۃً بقدر تشہد ہو گیا فرض ادا ہو گیا ورنہ نہیں۔ **مسئلہ:** بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدہ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا اور سجدہ کر لیا تو اب سجدہ کے فرض ہے کہ پھر بقدر تشہد بیٹھے وہ پہلا قعدہ جاتا رہا قعدہ نہ کرے گی تو نماز نہ ہوگی۔ **مسئلہ:** سجدہ سہو کرنے سے پہلے قعدہ باطل نہ ہوا مگر تشہد واجب ہے یعنی سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہو گیا مگر گناہ گار ہوئی اعادہ واجب ہے۔ **مسئلہ:** چار رکعت والی نماز کے دونوں قعدوں میں تشہد یعنی التحیات پڑھنا واجب ہے۔

(7) خروج بصنعہٖ :

یعنی قعدہ اخیر کے بعد اپنے قصد وارادہ کے ساتھ کسی ایسے فعل سے نماز ختم کرنا جو نماز کے منافی ہو خواہ کلام سے یا کسی دوسرے فعل سے یہ فرض ہے البتہ سلام کے علاوہ اگر کسی دوسرے فعل سے نماز کو ختم کیا تو اگرچہ نماز کا فرض تو ادا ہو جائے گا مگر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا کیونکہ شریعت مطہرہ نے نماز سے نکلنے کے لئے جو الفاظ مقرر کئے ہیں ان کے ساتھ ہی سے نکلنا واجب ہے۔ یعنی (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) اس میں لفظ السلام کا دوبار کہنا واجب ہے یعنی ایک مرتبہ سیدھی طرف سلام پھیرتے وقت اور دوسری مرتبہ الٹی طرف سلام پھیرتے وقت۔

نماز پڑھنے کا طریقہ :

باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں پاؤں کے درمیان

چار انگل کا فاصلہ ہو پھر نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ کاندھوں تک اٹھائے لیکن اپنے ہاتھ کو دوپٹہ یا چادر وغیرہ سے باہر نہ نکالے اور ہاتھ کی انگلیاں نہ تو بالکل ملائے اور نہ ہی انہیں پھیلائے بلکہ انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑے اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رکھے پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اپنے دونوں ہاتھ نیچے لائے اور تکبیر کے فوراً بعد اپنے ہاتھ اس طرح باندھے کہ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پیٹھ پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھے اور حالت قیام میں اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے ہاتھ باندھنے کے بعد سب سے پہلے ثناء پڑھے (اتنی آواز سے کہ خود کے کان سن لیں اگر شور وغل یا بہری وغیرہ نہ ہو)

ثناء :

"سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا اله غيرك "

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ میں تیری حمد کرتی ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

ثناء پڑھنے کے بعد تعوذ پڑھے۔

تعوذ :

" اعوذ بالله من الشيطن الرجيم "

اس کے بعد تسمیہ پڑھیں۔

تسمیہ :

"بسم الله الرحمن الرحيم "

اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھیں۔

سورہ فاتحہ :

الحمد للّٰہ رب العلمین ٥ الرحمٰن الرحیم ٥ ملک یوم الدین ٥ ایاک نعبد وایاک نستعین ٥ اھدنا الصراط المستقیم ٥ صراط الذین انعمت علیھم ٥ غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین ٥

سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھر آمین آہستہ آواز میں پڑھے کہ پڑھنے والی کے اپنے کان سن لیں اس کے بعد کم ازکم ایک بڑی آیت پڑھے یا تین چھوٹی آیتیں جیسے "**ثم نظر ٥ ثم عبس و بسر ٥ ثم ادبر واستکبر ٥**" یا کوئی سورہ پڑھیں مثلاً سورہ اخلاص پڑھیں بسم اللہ کے ساتھ۔ سورہ اخلاص۔ "**قل ھو اللّٰہ احد ٥ اللّٰہ الصمد ٥ لم یلد ولم یولد ٥ ولم یکن لہ کفواً احد ٥**"

سورۃ ختم کرنے کے بعد "**اللّٰہ اکبر**" کہتی ہوئی رکوع میں جائیں رکوع اسی حالت میں کرنا ہے جس کا بیان فرائض میں گزر چکا ہے، رکوع میں پہنچنے کے بعد کم ازکم تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔ "**سبحان ربی العظیم**"

پھر تسمیع یعنی "**سمع اللّٰہ لمن حمدہ**" کہتے ہوئے سیدھی کھڑی ہو جائے اور "**ربنا لک الحمد**" کہے (رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے کہ پہلے اپنے دونوں گھٹنے زمین پر آہستہ سے رکھے پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور انکا رخ قبلہ کی طرف ہو اس کے بعد اپنی ناک کی ہڈی زمین پر جمائے پھر اپنی پیشانی زمین پر جمائے اور اس کا سر اس طرح دونوں ہاتھوں کے درمیان آجائے کہ اس کے کان ہاتھوں کے انگوٹھوں کی سیدھ میں ہوں اور اپنے پاؤں کی انگلیاں کھڑی نہ رکھے بلکہ دونوں پاؤں کو سیدھی جانب نکال دے اور خوب سمٹ کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور دونوں رانیں، پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دے اور دونوں بازو اپنے دونوں پہلو سے ملا کر زمین پر بچھا دے اور اپنا

پچھلا حصہ نہ اٹھائے اور سجدہ میں اپنی ناک کی طرف نگاہ رکھے اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے "**سبحان ربی الاعلیٰ**" اس کے بعد پھر اپنے سر کو اٹھائے اور خوب اچھی طرح بیٹھ جائے (پہلا سجدہ کرنے کے بعد اطمینان سے بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں) پھر دوسرا سجدہ کرے دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دے اور اپنی بائیں یعنی الٹی سرین پر اس طرح بیٹھے کہ دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے اور انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رُخ ہوں گھٹنوں سے نیچے انگلیاں نہ لٹکائیں دونوں سجدے مکمل کرنے کے بعد "**اللہ اکبر**" کہتی ہوئی دوسری رکعت کے لئے اس طرح اٹھے کہ پہلے اپنی پیشانی اٹھائے پھر ناک اس کے بعد دونوں ہاتھ اُٹھائے آخر میں اپنے دونوں گھٹنے زمین سے اُٹھائے اور ہاتھوں سے زمین پر ٹیک نہ لگائے بلکہ اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو البتہ بیماری یا حمل کی کمزوری کے باعث زمین پر ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی تو کوئی حرج نہیں۔ دوسری رکعت کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھے اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے پھر اس کے بعد آہستہ سے "**آمین**" کہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا پھر کوئی سورت "**بسم اللہ**" کے ساتھ پڑھے پھر اس کے بعد پہلے کی طرح رکوع اور سجدے کریں دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد قعدہ کرے قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ عورت کے لئے یہ ہے کہ وہ دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کر اپنی الٹی سرین پر بیٹھ جائے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور انکا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور قعدہ میں اپنی نگاہ گود کی طرف رکھے اگر دو رکعت نماز پڑھ رہی ہے تو یہ قعدہ آخیرہ ہوگا اور اگر تین یا چار رکعت نماز پڑھ رہی ہے تو یہ قعدہ اولیٰ ہوگا قعدہ اولیٰ کی صورت میں صرف تشہد یعنی التحیات پڑھے درود ابراہیمی اور دعا نہ پڑھے جب کہ قعدہ آخیرہ کی صورت میں تشہد

پڑھنے کے بعد پہلے درود ابراھیمی پڑھے اس کے بعد دعا پڑھ کر دائیں اور بائیں سلام پھیر دے سلام پھیرتے وقت نگاہ اپنے شانوں پر رکھے اور فرشتوں پر بھی سلام کرنے کی نیت کرے، سلام پھیرتے وقت بدن یا سینہ نہ گھمائے۔

تشہد :

﴿التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیك ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاته السلام علینا وعلیٰ عباداللہ الصلحین "اشھدان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد اعبدہ ورسوله"۔﴾

تشہد پڑھنے کے بعد جب "لاالہ" کے قریب پہنچے تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیاں یعنی سب سے چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو اپنی ہتھیلی سے ملادے اور لفظ "لا" پر شہادت کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش اور حرکت نہ دے اور جب دوسرے کلمہ "الا اللہ" پر پہنچے تو انگلی گرادے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کردے۔

درود ابراھیم :

﴿اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید ٥ اللھم بارك علی محمد وعلیٰ ال محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ ال ابراھیم انك حمید مجید ٥﴾

پھر کوئی سی دعائے ماثورہ (قرآن پاک اور حدیث میں وارد ہونے والی دعاؤں کو ماثورہ کہتے ہیں) پڑھیں، چاہیں تو یہ دعا پڑھ لیں۔

"اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار"۔

اگر چار رکعت والی سنت و نفل ہوں تو سورہ فاتحہ کے بعد سورت بھی تیسری

اور چوتھی رکعت میں اور اگر چار رکعت فرض ہو تو تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھیں اور چاہے تو سورت بھی ملالے کہ یہ مستحب ہے۔

ا س طریقہ نماز میں بعض باتیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر چھوڑنے سے سجدہ سہو واجب اور بعض سنت مؤکدہ ہیں کہ جس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہ ہے بعض مستحب ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ ہیں۔

عورتوں پر جمعہ فرض نہیں ہے لہذا خواتین نماز جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز اپنے گھر میں ادا کریں اور نہ ہی عیدین واجب ہے اور نہ ہی نماز جنازہ لازم ہے۔

وتر کا بیان

سرکار ﷺ کا ارشاد مبارک:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ رات کی نمازوں کے آخر میں وتر پڑھو اور فرماتے ہیں صبح سے پیشتر وتر پڑھو۔

جابر رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جسے اندیشہ ہو کہ پچھلی رات نہ اُٹھے گا وہ اوّل وقت میں پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ پچھلی کو اٹھے گا وہ پچھلی رات میں پڑھے تا کہ آخر شب کی نماز مشہود (یعنی اس میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔

نماز وتر پڑھنے کا طریقہ:

نماز وتر کی نیت کرکے پہلے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہاتھ باندھے اور نماز وتر کی دو رکعت اسی طرح پڑھے جس طرح پہلے فرض نماز پڑھنے کا طریقہ بیان ہو چکا ہے لہذا دوسری رکعت مکمل کرنے پر قعدہ اولی کرے اور صرف ''تشہد'' پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے اب ''بسم اللہ شریف'' کے ساتھ سورۃ فاتحہ

پڑھے پھر بسم اللہ کے ساتھ کوئی سورۃ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو شانوں (کندھوں) تک اُٹھائے اور ''اللہ اکبر'' کہتی ہوئی دوبارہ ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے۔

دعائے قنوت :

﴿اللھم انا نستعینك ونستغفرك ونؤمن بك و نتوكل علیك ونثنی علیك الخیر ونشكرك ولا نكفرك ونخلع ونترك من یفجرك ○اللھم ایاك نعبد ولك نصلی و نسجدو الیك نسعیٰ ونحفدو نرجو رحمتك ونخشی عذابك ان عذابك بالكفار ملحق○﴾

مسائل فقھیه :

مسئله : وتر واجب ہے اگر سہواً یا قصداً نہ پڑھا تو قضاء واجب ہے۔

مسئله : وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔

مسئله : جو دعائے قنوت اوپر مذکور ہوئی یہی دعا واجب ہے بلکہ اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو وہ ''**اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار**'' پڑھے۔

مسئله : اگر یہ دعا بھی یاد نہ ہو تو ''**اللھم اغفرلی**'' تین بار کہہ لیا کرے یہ بھی نہ آئے تو ''**یارب**'' تین بار کہہ لے واجب ادا ہو جائیگا۔

مسئله : دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔

مسئله : اگر شک ہو کہ یہ رکعت پہلی ہے یا دوسری یا تیسری تو اس میں بھی قنوت پڑھے اور قعدہ کرے پھر اور دو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں قنوت بھی پڑھے اور قعدہ کرے یوں ہی دوسری اور تیسری ہونے میں شک واقع ہو تو دونوں میں قنوت پڑھے۔

مسئله : بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے یہی راجح ہے۔

نماز تراویح پڑھنے کا طریقہ

ماہ رمضان میں روزانہ نماز عشاء پڑھنے کے بعد یعنی عشاء کے چار فرض اور فرضوں کے بعد کی دو سنتیں اور 2 نفلیں پڑھ کر بیس رکعات نماز تراویح کی پڑھے کہ عورتوں کے لئے بھی اس کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اکثر عورتیں تراویح کی نماز نہیں پڑھتیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے تراویح کا عادتاً چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا یہ گناہ کا کام ہے۔

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو دو رکعت کر کے بیس رکعات پڑھے اور ہر دو رکعت کی نیت جدا جدا کرے یعنی دو رکعت کی تراویح کی نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور جس طرح دو رکعت نماز فرض کا طریقہ پہلے بیان ہوا ہے ایسے ہی ان کو بھی ادا کرے اس کے بعد پھر دو رکعت کی نیت کر کے ہاتھ باندھے اور یونہی دو دو رکعت کر کے بیس رکعت پڑھ لے۔

مسائل فقھیہ :

مسئلہ : عورتیں نماز تراویح جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں بلکہ اپنے اپنے گھر میں پڑھیں۔ **مسئلہ :** اگر نماز تراویح عشاء کی نماز سے پہلے پڑھ لی تو اس صورت میں نماز تراویح نہ ہوگی۔ **مسئلہ :** بہتر ہے کہ وتر کی نماز تراویح کے بعد پڑھی جائے اگر پہلے پڑھ لی تو یہ بھی جائز ہے۔ **مسئلہ :** اس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد طلوع فجر تک ہے۔ **مسئلہ :** ہر چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں اس بیٹھنے کا اسے اختیار ہے کہ چپکی بیٹھی رہے یا کلمہ یا ذکر و اذکار درود شریف وغیرہ پڑھے یا یہ تسبیح پڑھے۔

﴿سبحان ذی الملك والملكوت سبحان ذی العزة والهيبة والقدرة والكبرياء والجبروت سبحان الملك الحی الذی لاینام ولا یموت سبوح قدوس ربنا ورب الملئكة والروح﴾

سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کی تعریف

سنت مؤکدہ:

سنت مؤکدہ اسے کہتے ہیں جسے سرکار ﷺ نے اکثر پڑھا اور کبھی کبھی چھوڑ دیا۔ سنت مؤکدہ یہ ہیں۔ فجر کے فرض سے پہلے دو رکعت، ظہر کے فرض سے پہلے چار رکعت اور بعد میں 2 رکعت مغرب کے فرض کے بعد 2 رکعت عشاء کے فرض کے بعد 2 رکعت۔

سنت غیر مؤکدہ:

سنت غیر مؤکدہ اسے کہتے ہیں جسے سرکار ﷺ نے اکثر چھوڑ دیا اور کبھی کبھی پڑھ لیا۔ سنت غیر مؤکدہ یہ ہیں۔ عصر اور عشاء کے فرائض سے پہلے چار رکعات۔

اوقاتِ مکروھہ تین ھیں:

(1) طلوعِ آفتاب سے لے کر 20 منٹ بعد تک۔

(2) غروبِ آفتاب سے 20 منٹ پہلے۔

(3) نصف النہار یعنی ضحوہ کبریٰ سے لے کر زوال آفتاب تک۔

ان تینوں اوقات میں کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا ہاں اگر اس دن کی عصر نہیں پڑھی تھی اور مکروہ وقت شروع ہوگیا تو پڑھ لے البتہ اتنی تاخیر جان بوجھ کر کرنا حرام ہے۔

نفل نماز کی تفصیل کے لئے ﴿امیر اہلسنّت، امیر ملّت حضرت علامہ مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم عالیہ، کی تصنیف لطیف "فضائل نوافل" کا مطالعہ کریں﴾

واجبات نماز کا مختصر بیان:

مسئلہ: تکبیر تحریمہ میں لفظ "اللہ اکبر" ہی کہنا۔ **مسئلہ:** پوری الحمد شریف

کا پڑھنا۔ **مسئلہ** : فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنت و نفل اور وتر کی ہر رکعات میں الحمد شریف کے ساتھ کوئی چھوٹی سورۃ یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو ملانا۔ **مسئلہ** : الحمد شریف کا سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ **مسئلہ** : ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے ایک ہی بار سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ **مسئلہ** : الحمد شریف اور سورت کے درمیان "آمین" اور بسم اللہ شریف کے سوا اور کچھ نہ پڑھنا۔ **مسئلہ** : الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر فوراً رکوع کرنا۔ مسئلہ : تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود اور قومہ جلسہ میں کم از کم ایک بار " **سبحان اللہ** " کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ **مسئلہ** : قعدہ اولیٰ کرنا اگرچہ نفل نماز کا ہو۔ **مسئلہ** : فرض اور وتر اور سنت مؤکدہ نمازوں کے قعدہ اولیٰ میں پوری التحیات سے زیادہ کچھ نہ پڑھنا۔ **مسئلہ** : ہر قعدہ میں پوری التحیات پڑھنا۔ **مسئلہ** : "**السلام علیکم ورحمۃ اللہ**" میں لفظ السلام کا دو بار کہنا۔ **مسئلہ** : وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ **مسئلہ** : وتر میں دعائے قنوت پڑھنے سے پہلے "**اللہ اکبر**" کہنا۔ **مسئلہ** : دوسری رکعت پوری ہونے سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔ **مسئلہ** : چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا۔ **مسئلہ** : کوئی واجب و فرض کے درمیان تین مرتبہ "**سبحان اللہ**" کہنے کی مقدار وقفہ نہ کرنا یعنی تین مرتبہ " **سبحان اللہ** " کی مقدار خاموش رہنا۔ **مسئلہ** : ہر فرض و واجب کا اسی کی جگہ پر ادا کرنا۔ **مسئلہ** : آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت کرنا۔ **مسئلہ** : سجدہ سہو واجب ہوا تو سجدہ سہو کرنا۔

نماز کی سنتیں مختصر طور پر:

(1) تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اُٹھانا (2) ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا یعنی نہ بالکل ملائیں نہ ان میں تناؤ پیدا کریں (3) ہتھیلیوں اور انگلیوں کا پیٹ قبلہ رو ہونا (4) تکبیر کے لئے کاندھوں تک ہاتھ اُٹھانا (5) رکوع اور سجود میں جاتے وقت اُٹھتے

وقت "اللہ اکبر" کہنا (6) رکوع سے اُٹھتے وقت "سمع اللہ لمن حمدہ" اور "ربنا لک الحمد" کہنا (7) تکبیر کے فوراً بعد ہاتھ باندھنا (8) عورت کا سینے پر چھاتی کے نیچے ہاتھ باندھنا (9) ثناء، تعوذ، تسمیہ پڑھنا (10) تینوں کو ایک دوسرے کے فوراً بعد پڑھنا (11) ان سب کو آہستہ پڑھنا (12) آمین بھی آہستہ کہنا (13) رکوع اور سجود کی تسبیح تین تین بار پڑھنا (14) تشہد کے بعد درود پڑھنا (جبکہ قعدہ آخیرہ ہو) (درود ابراہیمی پڑھنا افضل ہے) (15) نوافل اور سنت غیر مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا (16) پہلے سیدھی طرف سلام پھیرنا پھر الٹی طرف۔

مفسدات نماز:

مسئلہ : کلام مفسد نماز ہے جان بوجھ کر ہو یا بھولے سے سوتے میں ہو یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ **مسئلہ** : کلام وہی مفسد نماز ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ خود سن سکے اور اگر کوئی مانع نہ ہو اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف تصحیح حروف ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ **مسئلہ** : نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو حرج نہیں اور قصداً پھیرا تو نماز جاتی رہی۔ **مسئلہ** : کسی شخص کو سلام کیا بھولے سے ہو یا جان بوجھ کر نماز فاسد ہوگئی اگرچہ بھول کر السلام کہا تھا کہ یاد آیا کہ سلام کرنا نہ چاہیے اور سکوت کیا۔ **مسئلہ** : زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے اور ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ **مسئلہ** : کسی کو چھینک آئی اسکے جواب میں نماز پڑھنے والی نے "یرحمک اللہ" کہا نماز فاسد ہوگئی اور خود اسی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کر کے "یرحمک اللہ" کہا نماز فاسد نہ ہوئی اور کسی اور کو چھینک

آئی اس نے "**الحمد للہ**" کہا نماز نہ گئی اور جواب کی نیت سے کہا جاتی رہی۔ **مسئلہ** : نماز میں چھینک آئی کسی دوسری نے "**یرحمك اللہ**" کہا اور اس نے جواب میں کہا "**آمین**" نماز فاسد ہوگئی۔ **مسئلہ** : خوشخبری سن کر جواباً "**الحمد للہ**" کہنا اور بری خبر (یا کسی کی موت کی خبر) سن کر "**انا للہ وانا الیہ راجعون**" کہنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ **مسئلہ** : اذان کا جواب دینا اللہ عزوجل کا نام سن کر جواباً "**جل جلالہ**" کہنا سرکار مدینہ ﷺ کا اسم گرامی سن کر جواباً درود شریف پڑھنا اگر جواب کی نیت نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ **مسئلہ** : آہ، اوہ، اف، تف، یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حروف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں تو حرج نہیں۔ **مسئلہ** : مریض کی زبان سے بے اختیار آہ نکلی یا اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی یوں ہی چھینک، کھانسی، جماہی، ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔ **مسئلہ** : عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا گیا ہو نماز فاسد کر دیتا ہے عملِ قلیل مفسد نماز نہیں جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے والے کو یہ شک نہ رہے کہ یہ نماز میں نہیں اور اگر گمان ہی غالب ہے کہ یہ نماز میں نہیں تو عملِ کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہو کہ یہ نماز میں ہے یا نہیں تو عملِ قلیل ہے۔ **مسئلہ** : نماز کے اندر کھانا، پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا زیادہ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اسکے منہ میں گرا اور اسے نگل لیا نماز جاتی رہی۔ **مسئلہ** : دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل لیا اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہے اور چنے برابر ہے تو فاسد ہے۔ **مسئلہ** : دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق سے خون کا مزہ محسوس ہو نماز

توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔ **مسئلہ** : نماز سے بیشتر کوئی چیز میٹھی کھائی تھی اسکے اجزاء نگل لئے تھے صرف لعاب دہن میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا اسکے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی منہ میں شکر ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز فاسد ہوگئی۔ **مسئلہ** :عورت نماز پڑھ رہی تھی بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا نماز فاسد ہے۔ **مسئلہ** : عورت نماز میں تھی مرد نے بوسہ لیا شہوت کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔ **مسئلہ** : تکبیرات انتقالات میں "اللہ اکبر" کے الف کو دراز کیا یعنی "آللہ اکبر" کہا یا "ب" کے بعد الف بڑھایا یعنی "اکبار" کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ **مسئلہ** : سانپ، بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ جاتی رہے گی مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے۔ **مسئلہ** : نماز پڑھتے ہوئے زور سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑی تو نماز ٹوٹ گئی اور وضو بھی ٹوٹ گیا دوبارہ وضو کر کے نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگر اتنی آواز سے ہنسی کہ خود نے آواز سنی پاس والیوں نے نہیں سنی تو نماز ٹوٹ گئی لیکن وضو نہیں ٹوٹا لہذا دوبارہ نیت کر کے نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگر صرف مسکرائی دانت چمکے آواز پیدا نہ ہوئی تو نہ اس سے نماز ٹوٹتی ہے نہ وضو۔ **مسئلہ** : سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے کہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔ **مسئلہ** : نماز میں جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار مارا نماز جاتی رہی اور پے در پے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر مکروہ ہے۔ **مسئلہ** :ایک رکن میں تین بار کھجلانے سے نماز جاتی رہتی ہے یعنی یوں کہ کھجایا ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر اٹھایا پھر کھجایا اٹھا لیا تو یہ تین مرتبہ کھجانا ہے اور اگر ایک بار ہاتھ پر کھجا کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک

ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔

نمازی کے آگے سے گذرنا:

حدیث مبارک:

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سرکار ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نمازی کے آگے سے گزرنے میں جو کچھ گناہ ہے اگر گزرنے والا جان لیتا تو چالیس برس تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ اور ایک روایت میں تو ہے زمین میں دھنس جانے کو بہتر جانتا۔

مسئلہ : کوئی عورت بلندی پر نماز پڑھ رہی ہے اسکے نیچے سے بھی گزرنا جائز نہیں جبکہ گزرنے والی کا کوئی عضو اس کے سامنے ہو چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی بلندی اتنی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو تو حرج نہیں۔ **مسئلہ :** نماز پڑھنے والی کے آگے سترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ : شرعی سُترہ، سترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔ اکثر گھروں میں دیکھا جاتا ہے جب عورتیں نماز پڑھتی ہیں تو کوئی چھوٹی سی چیز سامنے رکھ دیتی ہیں جو نہ تو ایک انگلی برابر موٹا ہوتا ہے اور نہ ہی ایک ہاتھ اونچا، انہیں چاہیے کہ مذکورہ مسئلہ سے سبق حاصل کریں۔ **مسئلہ :** درخت اور جانور، آدمی وغیرہ کا بھی سترہ ہو سکتا ہے ان کے بعد گزرنے میں کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ : اگر کوئی عورت کے سامنے سے گزرے تو عورت تصفیق سے منع کرے یعنی سیدھے ہاتھ کی انگلیاں الٹے ہاتھ کی پشت پر مارے اور اگر عورت نے تسبیح کہہ دی یعنی "**سبحان اللہ**" تو اس سے نماز فاسد نہ ہوگی، مگر خلاف سنت ہے۔

مسئلہ : آج کل حرمین طیبین میں لوگ نمازیوں والوں کے آگے سے آزادی کے

ساتھ گزرتے ہیں شاید وہ یہ سمجھتے ہوں کہ یہاں گزرنا جائز ہے ایسا نہیں یہاں تو زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کہ مسجد الحرام میں بلکہ سارے حرم شریف میں ایک نیکی لاکھ نیکیوں کے برابر ہے اور ایک گناہ لاکھ گناہوں کے برابر ہاں دوران طواف نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔

سجدہ سہوٗ کا بیان

مسئلہ : واجبات نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ **مسئلہ** : اگر سجدہ سہو واجب ہونے کے باوجود نہ کیا تو نماز دوبارہ لوٹانا واجب ہے۔ **مسئلہ** : جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو سجدہ سہو کافی نہیں بلکہ نماز دوبارہ لوٹانا واجب ہے۔ **مسئلہ** : کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجبات نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں مثلاً خلاف ترتیب قرآن پاک پڑھنا ترک واجب ہے مگر اس کا تعلق واجبات نماز سے نہیں بلکہ واجبات تلاوت سے ہے لہذا سجدہ سہو نہیں۔ **مسئلہ** : فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا دوبارہ پڑھیں۔ **مسئلہ** : سنتیں، مستحبات مثلاً ثنا، تعوذ، تسمیہ، آمین تکبیرات، انتقالات اور تسبیحات کے ترک سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا نماز ہو گئی۔ **مسئلہ** : نماز میں اگرچہ دس واجب ترک ہوئے سہو کے دو ہی سجدے سب کے لئے کافی ہیں۔ **مسئلہ** : قنوت یا تکبیر قنوت بھول گئی سجدہ سہو واجب ہو گیا سجدہ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیریں اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھیں۔ **مسئلہ** : قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا "**اللھم صل علی محمد**" تو سجدہ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہوئی لہذا اتنی دیر خاموش رہی جب بھی سجدہ

سہو واجب ہے۔ **مسئلہ** : کسی قعدہ میں تشہد سے کچھ رہ گیا تو سجدہ سہو واجب ہے نماز نفل ہو یا فرض۔ **مسئلہ** : اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لئے کافی ہے مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ **مسئلہ** : فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورہ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے پیشتر 2 بار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلی گئی پھر یاد آیا اور لوٹ آئی اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ **مسئلہ** : الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں یوں ہی فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا پھر اعادہ کیا تو سجدہ سہو واجب ہے الحمد پڑھنا بھول گئی اور سورت شروع کر دی اور بقدر ایک آیت کے پڑھ لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدہ سہو واجب ہے یوں ہی اگر سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع میں رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو کرے۔ **مسئلہ** : فرض میں قعدہ اولیٰ بھول گئی تو جب تک سیدھی کھڑی نہ ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو نہیں اور اگر سیدھی کھڑی ہو گئی تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر سیدھی کھڑی ہو کر لوٹی تو سجدہ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گناہ گار ہوئی لہٰذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑی ہو جائے۔ **مسئلہ** : تشہد پڑھنا بھول گئی اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کر لے یوں ہی اگر تشہد کی جگہ "الحمد" پڑھی سجدہ واجب ہو گیا۔

سجدہ سہو کا طریقہ :

التحیات پڑھ کر (بلکہ افضل ہے کہ درود شریف بھی پڑھ لیں) سیدھی طرف

سلام پھیر کر دو سجدے کریں پھر تشہد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

نماز کے مکروھات :

مکروہات دو قسم پر ہیں (1) مکروہات تنزیہی (2) مکروہات تحریمی۔

مکروہات تنزیہی اگر نماز میں واقع ہو جائے تو نماز ہو جاتی ہے مگر ان سے پرہیز کرنا چاہیے جب کہ مکروہ تحریمی اگر نماز میں واقع ہو جائے تو نماز مکروہ تحریمی ہو گی یعنی ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہو گا ورنہ ایسی نماز پڑھنے والی گناہ گار ہو گی۔

مکروھات تحریمی :

مسئلہ : کپڑے یا بدن سے کھیلنا یا کپڑا سمیٹنا جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے دامن یا چادر یا شلوار اٹھا لینا۔ **مسئلہ :** کپڑا لٹکانا یعنی سر یا کندھے پر کپڑا چادر وغیرہ اس طرح ڈالنا کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں اگر چادر یا دوپٹہ وغیرہ عورت نے اس طرح سر پر ڈالا اور کسی دوسری چیز سے سر کے بال یا کان یا بدن کا وہ عضو جس کا چھپانا فرض ہے پورا کھلا رہا یا اس عضو کا چوتھائی حصہ کھلا رہا تو نماز نہ ہو گی ۔**مسئلہ :** پیشاب، پاخانہ، معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریح کے وقت نماز پڑھنا لہذا اس صورت میں پہلے پیشاب، پاخانہ سے فارغ ہو جائے اگر غلبہ ریح ہو تو ہوا خارج کر کے وضو کرے اس کے بعد نماز پڑھے۔ مسئلہ :انگلیاں چٹخانہ مکروہ تحریمی ہے نماز میں ۔**مسئلہ :** اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے اگر دیکھنے میں سینہ بھی قبلہ کی طرف سے پھیر دے گی نماز فاسد ہو جائے گی جبکہ سر کو گھمائے بغیر کن انکھیوں سے یعنی آنکھوں کو گھما کر اِدھر اُدھر بلا حاجت دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ **مسئلہ :** کسی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا یعنی کوئی عورت بیٹھی ہوئی یا لیٹی ہوئی ہے اب اس کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا اس طرح کہ اس کا منہ اس کے منہ کی طرف ہو جائے۔ **مسئلہ :** ناک اور منہ کو چھپا کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ بلا ضرورت کھنکارنا اگر

ضرورتاً ہو مثلاً بلغم وغیرہ اٹک گیا ہے تو کھنکارنے میں کوئی حرج نہیں۔ **مسئلہ:** قصداً جماہی لینا اگر خود آ جائے تو حرج نہیں۔ **مسئلہ:** جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا یا جس کمرے میں نماز پڑھ رہی ہے اس میں اس کے سر پر یعنی چھت پر جاندار کی تصویر کا ہونا یا دائیں بائیں دیوار میں جاندار کی تصویر بنی ہو یا لگی ہو یا آگے جاندار کی تصویر کا ہونا ان تمام صورتوں میں نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور اگر سجدہ کی جگہ پر بھی تصویر ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ **مسئلہ:** اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یا آگے، پیچھے، داہنے، بائیں، اوپر، نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اسکو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں (تصویر چھوٹی ہو یا بڑی وہ تصویر کے حکم میں ہے چھوٹی تصویر کے ہوتے ہوئے نماز کا بلا کراہیت صحیح ہو جانا یہ حکم صرف نماز کے لئے ہے) **مسئلہ:** الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ **مسئلہ:** جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ **مسئلہ:** کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ نہیں رکھنا چاہیے۔

نماز کو قضاء کرنے کی صورتیں:

مسئلہ: بلا عذر شرعی نماز قضاء کر دینا بہت سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اس کی قضاء پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے۔ **مسئلہ:** توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضاء پڑھ لے اس کو ادا تو نہ کرے توبہ کیے جائے یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی اس کا پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آئی تو توبہ کہاں ہوئی۔ **مسئلہ:** جنائی نماز پڑھے گی تو بچہ کے مر جانے کا اندیشہ ہے، نماز قضاء کرنے کے لئے یہ عذر ہے۔ بچہ کا سر باہر آ گیا اور نفاس سے پیشتر وقت ختم ہو جائے تو اس حالت میں بھی اس

کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی تو گناہ گار ہوگی۔ (اگر اس صورت میں نماز پڑھنے سے بچہ کی جان کا خطرہ ہو تو تاخیر معاف ہے نفاس کے بعد اس کی قضاء پڑھے) **مسئلہ** : وقت میں اگر تحریمہ باندھ لیا تو نماز قضاء نہ ہوئی بلکہ ادا ہے۔

مسئلہ : سوتے میں بھولے سے نماز قضاء ہوگئی تو اس کی قضاء پڑھنی فرض ہے البتہ قضاء کا گناہ اس کے سر پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھے کہ وہی اس کا وقت ہے۔ **مسئلہ** : مگر وقت داخل ہونے کے بعد سو گئی پھر وقت نکل گیا تو قطعاً گناہ گار ہوئی، جبکہ جاگنے کا صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصہ رات کے جاگنے میں گزرا اور ظن ہے کہ اب سو گئی تو وقت پر آنکھ نہ کھلے گی۔ **مسئلہ** : جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہی گی تو بلا ضرورت شرعیہ اسے دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔

سجدہ تلاوت کا بیان

مسئلہ : پورے قرآن میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں۔ آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہوتا ہے، پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے سننے والے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ بالقصد سنی ہو یا بلا قصد سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ **مسئلہ** : سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اسی کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ **مسئلہ** : اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتی تھی مگر شور و غل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی واجب نہ ہوا۔ **مسئلہ** : آیت سجدہ پڑھنے والی پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کی اہل ہو یعنی ادا یا قضا کا اسے حکم ہو لہٰذا اگر

کافر یا مجنون یا نابالغ یا نابالغہ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسلمان عاقلہ، بالغہ اہل نماز نے ان سے سنی تو اس پر واجب ہو گیا اور جنون اگر ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو تو مجنون پر پڑھنے یا سننے سے واجب ہے بے وضو یا جب آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے نشہ والے نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے، یوں ہی سوتے میں آیت پڑھی یا بعد بیداری اسے کسی نے خبر دی تو سجدہ کرے۔ **مسئلہ :** عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آ گیا تو سجدہ ساقط ہو گیا۔ **مسئلہ :** آیت سجدہ لکھنے یا اسکی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔ **مسئلہ :** سجدہ تلاوت کے لئے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لئے ہیں مثلاً طہارت، استقبال قبلہ، نیت، وقت، ستر عورت۔ **مسئلہ:** اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔ **مسئلہ :** سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑی ہو کر "**اللہ اکبر**" کہتی ہوئی سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار "**سبحان ربی الاعلیٰ**" کہے پھر "**اللہ اکبر**" کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے پہلے پیچھے دونوں بار "**اللہ اکبر**" کہنا سنت ہے اگر بیٹھ کر سجدہ کرے گی تو ادا ہو جائے گا۔ **مسئلہ :** پڑھنے والی نے کئی مجلسوں میں ایک آیت بار بار پڑھی اور سننے والی کی مجلس نہ بدلی تو پڑھنے والی جتنی مجلسوں میں پڑھے گی اس پر اتنے ہی سجدہ واجب ہوں گے اور سننے والی پر ایک سجدہ واجب ہو گا اور اگر اس کے برعکس ہے یعنی پڑھنے والی ایک مجلس میں بار بار پڑھتی رہی اور سننے والی کی مجلس بدلتی رہی تو پڑھنے والی پر ایک سجدہ واجب ہو گا اور سننے والی پر اتنے جتنی مجلسوں میں سنا۔

مجلس بدلنے کی صورتیں :

مسئلہ : دو ایک لقمہ کھانے دو ایک گھونٹ پینے کھڑے ہو جانے دو ایک قدم چلنے

سلام کا جواب دینے دو ایک بات کرنے مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلی گی ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ **مسئلہ** : تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے نکاح یا خرید و فروخت کرنے لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ **مسئلہ** : ریل گاڑی چل رہی ہے مجلس نہ بدلے گی۔ **مسئلہ** : عورت کا بچہ کو دودھ پلانے سے مجلس بدل جائے گی۔

دودھ کے رشتہ کا بیان

مسئلہ : بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک دودھ پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لئے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے گی حرمت نکاح ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا تو حرمت نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں۔

مسئلہ : مدت پوری ہونے کے بعد بطور علاج بھی دودھ پینا، پلانا جائز نہیں۔

مسئلہ : رضاعی (یعنی دودھ کا رشتہ) عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے مرد یا جانور کا دودھ پینے سے ثابت نہیں اور دودھ پینے سے مراد یہی معروف طریقہ نہیں بلکہ اگر حلق یا ناک میں ٹپکایا گیا جب بھی یہی حکم ہے اور تھوڑا پیا یا زیادہ بہر حال حرمت ثابت ہو گی جب اندر پہنچ جانا معلوم ہو اور اگر چھاتی منہ میں لی مگر یہ معلوم نہیں کہ دودھ پیا تو حرمت ثابت نہیں۔ **مسئلہ** : عورت کا دودھ اگر حقنہ سے اندر پہنچایا گیا یا کان میں ٹپکایا گیا یا پیشاب کے مقام سے پہنچایا گیا یا پیٹ یا دماغ میں زخم تھا اس میں ڈالا

کہ اندر پہنچ گیا تو ان صورتوں میں رضاعت نہیں۔ **مسئلہ** : کنواری یا بڑھیا کا دودھ پیا بلکہ مردہ عورت کا دودھ پیا جب بھی رضاعت ثابت ہے۔ **مسئلہ** : مگر نو برس سے چھوٹی لڑکی کا دودھ پیا تو رضاعت نہیں۔ **مسئلہ** : عورت نے بچہ کے منہ میں چھاتی دی اور یہ بات لوگوں کو معلوم ہے مگر اب کہتی ہے کہ اس وقت میرے دودھ نہ تھا اور کسی ذریعہ سے معلوم نہیں ہو سکتا کہ دودھ تھا کہ نہیں تو اس کا کہنا مان لیا جائے گا۔ **مسئلہ** : عورتوں کو چاہیے کہ بلا ضرورت ہر بچہ کو دودھ نہ پلا دیا کریں اور پلائیں تو خود بھی یاد رکھیں اور لوگوں سے یہ بات کہہ بھی دیں عورت کو بغیر اجازت شوہر کسی بچہ کو دودھ پلانا مکروہ ہے البتہ اگر اس کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے تو کراہیت نہیں۔ **مسئلہ** : بچہ نے جس عورت کا دودھ پیا وہ اس کی ماں ہو جائے گی اور اس کا شوہر جس کا دودھ ہے یعنی اس کی وطی سے بچہ پیدا ہوا جس سے عورت کو دودھ اترا اس دودھ پینے والے بچے کا باپ ہو جائے گا اور اس عورت کی تمام اولادیں اس کے بھائی بہن خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے اس کے دودھ پینے سے پہلے کی ہیں یا بعد کی یا ساتھ کی اور عورت کے بھائی، ماموں اور اس کی بہن خالہ، یو ں ہی اس شوہر کی اولادیں اس کے بھائی بہن اور اس کے بھائی اس کے چچا اور اس کی بہنیں اس کی پھوپھیاں خواہ شوہر کی یہ اولادیں اسی عورت سے ہوں یا دوسری سے یوں ہی ہر ایک کے باپ، ماں اس کے دادا، دادی، نانا، نانی۔ **مسئلہ** : مرد نے عورت سے جماع کیا اور اس سے اولاد نہیں مگر دودھ اُتر آیا تو جو بچہ یہ دودھ پیے گا عورت اس کی ماں ہو جائے گی مگر شوہر اس کا باپ نہیں لہٰذا شوہر کی اولاد جو دوسری بی بی سے ہے اس سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔ **مسئلہ** : حقیقی بھائی کی رضاعی بہن یا رضاعی بھائی کی حقیقی بہن یا رضاعی بھائی کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے اور بھائی کی بہن سے نسب میں بھی ایک صورت جواز کی ہے یعنی سوتیلے بھائی کی بہن جو

دوسرے باپ سے ہو۔ **مسئلہ :** ایک عورت کا دو بچوں نے دودھ پیا اور ان میں ایک لڑکا ایک لڑکی ہے تو یہ بہن بھائی میں نکاح حرام ہے اگرچہ دونوں نے ایک وقت میں نہ پیا ہو بلکہ دونوں میں برسوں کا فاصلہ ہو اگرچہ ایک وقت میں ایک شوہر کا دودھ تھا اور دوسرے وقت میں دوسرے کا۔ **مسئلہ :** دودھ پینے والی لڑکی کا نکاح پلانے والی کے بیٹوں ، پوتوں سے نہیں ہوسکتا کہ یہ ان کی بہن یا پھوپھی ہے۔

مسئلہ : جس عورت سے زنا کیا اور بچہ پیدا ہوا اس عورت کا دودھ جس لڑکی نے پیا وہ زانی پر حرام ہے۔ **مسئلہ :** پانی یا دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پلایا تو اگر دودھ غالب ہے یا برابر تو رضاع ہے مغلوب ہے تو نہیں یوں ہی اگر بکری وغیرہ کسی جانور کے دودھ میں ملا کر پلایا تو جس کا زیادہ ہے اس سے رضاع ثابت ہے اور اگر دونوں کا برابر ہو تو دونوں سے اور ایک روایت یہ ہے کہ بہر حال دونوں سے رضاع ثابت ہے۔

مسئلہ : رضاع کے ثبوت کے لئے دو مرد اور ایک عورت یا ایک مرد دو عورتیں عادل گواہ ہوں کہ اگرچہ وہ عورت خود دودھ پلانے والی ہو فقط عورتوں کی گواہی سے ثبوت نہ ہوگا مگر بہتر یہ ہے عورتوں کے کہنے سے بھی جدائی کرلے۔ **مسئلہ :** مرد نے اپنی عورت کی چھاتی چوسی تو نکاح میں کوئی نقصان نہ آیا اگرچہ دودھ منہ میں آگیا بلکہ حلق سے اتر گیا۔ مگر دودھ حلق سے اتارنا حرام ہے۔

عدت کا بیان

مسئلہ : نکاح زائل ہونے یا شبہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔ **مسئلہ :** نکاح زائل ہونے کے بعد اس وقت عدت ہے کہ شوہر کا انتقال ہوا ہو یا خلوت صحیح ہوئی ہو زانیہ کے لئے عدت نہیں اگرچہ حاملہ ہو اور یہ نکاح کر سکتی ہے مگر جس کے زنا سے حمل ہے اس کے سوا دوسرے سے نکاح کرے تو جب تک بچہ نہ پیدا ہو وطی جائز نہیں۔ **مسئلہ :** جس عورت کا مقام بند

ہے اس سے خلوت ہوئی تو طلاق کے بعد عدت نہیں۔ **مسئلہ** : موت کی عدت چار مہینے دس دن ہے یعنی دسویں رات بھی گزرے بشرطیکہ نکاح صحیح ہو دخول ہوا ہو یا نہیں دونوں کا ایک حکم ہے اگر شوہر نابالغ ہو یا زوجہ نابالغہ ہو یوں ہی اگر شوہر مسلمان تھا اور عورت کتابیہ ہے تو اس کی عدت بھی یہی ہے مگر اس عدت میں شرط یہ ہے کہ عورت کو حمل نہ ہو۔ **مسئلہ** : عورت حاملہ ہے تو عدت وضع حمل ہے عورت حرہ ہو یا کنیز مسلمہ ہو یا کتابیہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ **مسئلہ** : وضع حمل سے عدت پوری ہونے کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد حمل ساقط ہو گیا اور اعضاء بن چکے ہیں عدت پوری ہو گی ورنہ نہیں اور اگر دو یا تین بچے ایک حمل سے ہوئے تو پچھلے کے پیدا ہونے سے عدت پوری ہو گی۔ **مسئلہ** : موت کے بعد اگر حمل قرار پایا تو عدت وضع حمل سے نہ ہو گی بلکہ دنوں سے ہے۔ **مسئلہ** : جب مرد نے عورت کو طلاق بائنہ دی یا طلاق رجعی تو ان کی عدت تین حیض ہے جبکہ عورت حاملہ نہ ہو۔ **مسئلہ** : اور اگر عورت ایسی ہے جس کو حیض نہیں آتا یعنی وہ نابالغہ ہو یا سن ایاس کو پہنچی ہو تو ان کی عدت تین مہینہ ہے۔ **مسئلہ** : حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض عدت میں شمار نہ کیا جائے گا بلکہ اس کے بعد پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہو گی۔ **مسئلہ** : طلاق کی عدت وقت طلاق سے ہے اگرچہ عورت کو اس کی اطلاع نہ ہو کہ شوہر نے اسے طلاق دے دی اور تین حیض آنے کے بعد معلوم ہوا تو عدت ختم ہو چکی اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو اتنے زمانے سے طلاق دی ہے تو عورت اس کی تصدیق کرے یا تکذیب عدت وقت اقرار سے شمار ہو گی۔ **مسئلہ** : عورت کو کسی نے خبر دی کہ اس کے شوہر نے تین طلاقیں دیدیں یا شوہر کا خط آیا اور اس میں اسے طلاق لکھی ہے اگر عورت کا غالب گمان ہے کہ وہ سچ کہتا ہے یا یہ کہ یہ خط اسی کا

ہے تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے۔ **مسئلہ :** عورت کو طلاق رجعی دی تھی اور شوہر عدت میں مر گیا تو عورت موت کی عدت پوری کرے اور طلاق کی عدت جاتی رہی خواہ صحت کی حالت میں طلاق دی ہو یا مرض میں اور اگر بائن طلاق دی تھی یا تین تو طلاق کی عدت پوری کرے جب کہ صحت میں طلاق دی ہو اور اگر مرض میں دی ہو تو دونوں عدتیں پوری کرے یعنی اگر چار مہینے دس دن میں تین حیض پورے ہو چکے تو عدت پوری ہو چکی اور اگر تین حیض پورے ہو چکے ہیں مگر چار مہینے دس دن پورے نہ ہوئے تو ان کو پورے کرے اور اگر یہ دن پورے ہو گئے مگر ابھی تین حیض پورے نہ ہوئے تو ان کے پورے ہونے کا انتظار کرے۔

تنبیہ }

عورتوں میں جو عدت کے تین مہینے دس دن مشہور ہیں یہ بالکل غلط ہے اس کی کوئی اصل نہیں وہ مذکورہ مسائل کو غور سے پڑھیں۔

سوگ کا بیان

سوگ کے یہ معنی ہیں کہ زینت کو ترک کرے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی، سونے، جواہر وغیرہ کے اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو کا بدن یا کپڑوں پر استعمال نہ کرے اور نہ تیل کا استعمال کرے اگرچہ اس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون اور کنگھا کرنا اور سیاہ سرمہ لگانا یوں ہی سفید خوشبودار سرمہ لگانا اور مہندی لگانا اور زعفران یا کسم گیرو کا رنگا ہوا یا سرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔ جس کپڑے کا رنگ پرانا ہو گیا کہ اب اسے پہننا زینت نہیں اسے پہن سکتی ہے یوں ہی سیاہ رنگ کے کپڑے میں کوئی حرج نہیں جب ریشم کے نہ ہوں۔ عذر کی وجہ سے ان چیزوں کا استعمال کر سکتی ہے مگر اس حال میں کہ اس کا استعمال زینت کے قصد سے نہ ہو مثلاً درد سر کی وجہ سے تیل لگا سکتی ہے یا تیل

لگانے کی عادی ہے جانتی ہے کہ نہ لگانے میں دردِ سر ہو جائے گا تو لگانا جائز ہے یا دردِ سر کی وجہ سے کنگھی کر سکتی ہے مگر اس طرف سے کہ جدھر کے دندانے موٹے ہیں ادھر سے نہیں جدھر کے باریک ہوں کہ یہ بال سنوارنے کے لئے ہوتے ہیں اور یہ ممنوع ہے۔ یا سرمہ لگانے کی ضرورت ہے کہ آنکھوں میں درد ہے یا خارش ہے تو ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے یا اس کے پاس اور کپڑا نہیں ہے تو یہی ریشمی یا رنگا ہوا پہنے مگر یہ ضروری ہے کہ ان کی اجازت ضرورت کے وقت ہے لہٰذا بقدرِ ضرورت اجازت ہے ضرورت سے زیادہ ممنوع مثلاً آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانے کی ضرورت ہو تو یہ لحاظ ضروری ہے کہ سیاہ سرمہ اس وقت لگا سکتی ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چلے اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں۔